الحمد للہ

یہ رسالہ ہدایت مقالہ

جسمیں مولوی طیب صاحب عربی الانتساب ہندی الاکتساب آزادی نصاب پرنسپل مدرسہ رامپور
اخلصہا اللہ عن الشرور کے بعض مستفیدانہ خطوط بنام نامی خدام گرامی اعلیحضرت عالم اہلسنت
مد ظلہ اور اونکے جواب میں حضرت ممدوح کے ارشادنامے عربی زبان میں بعینہا مع ترجمہ سلیس اردو
منقول و ماثور ہیں عرب صاحب نے اولا دربارہ تقلید سوال کیا جواب عطا ہو عرب صاحب نے مان لیا
پھر تصرفات اولیاء کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو پوچھا جواب لاجواب ملا عرب صاحب نے اسپر سکوت کیا
ارشادناموں میں عرب صاحب کے سوالات تھے اونکے جواب میں عرب صاحب کی مہینوں خموشی پھر تقاضا جواب پر
بکمال غصہ گرمجوشی وغیرہا فوائد کثیرہ ہیں۔ مسمے بنام تاریخی

اطائب الصیب علی ارض الطیب

۱۳۱۹ھ

جمع فرمودہ

صاحب دین قویم و ذہن سلیم حافظ حاج زائر قاری مجود مستقیم مولانا مولوی حافظ
سید محمد عبد الکریم صاحب قبلہ دری مجیدی حفظہ اللہ بالعز والتکریم

حسب فرمائش مؤلف مترجم

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

عرب صاحب کی تہذیب

اسکے بعض نمونے تو عرب صاحب کے خط سوم مین جو آپکے اسی رسالہ کے صفحہ ۳۲ پر ملیگا ملاحظہ ہون مگر عرب صاحب کی جور و داد تہذیب و انسانیت اب رامپور مین چھپ رہی ہے اوسکی نسبت بعض علماے کرام ساکنان رامپور کی مرسلہ تحریر نے عجب خبر دی ہین ذرا استماع فرمایئے بملاحظہ مخدومی مکرمی جناب مولوی سید عبد الکریم صاحب زید مجدہم لتسلیم - مولوی طیب صاحب عرب ایک رسالہ بنام ملاطفۃ الاحباب چھپوا رہے ہین اوسکے بیانات کی بیحد غلطیان تو اہل علم جانینگے مگر طرز کلام مین نہایت تہذیب و انسانیت کو کام فرمایا ہے مین نے حضرت عالم اہلسنت کے خطوط انھین کے رسالے مین دیکھے جسمین صرف عالمانہ کلام ہے مگر ان صاحب کی غصہ ناک تحریر نے کوئی دقیقہ بدزبانی کا اوٹھا نہ رکھا اوسکے بعض اوراق چھپ گئے ہین اونھین سے کچھ انتخاب ملاحظہ ہو صفحہ ۴ یہ شخص خود اپنا کہا نہین سمجھتا صفحہ ۶ یہ شخص مسلمانوں کا بھی مخالف ہے اور عاقلون کے بھی خلاف صفحہ ۱۲ یہ شخص اون لوگون مین ہے جو اپنا گھر اپنے ہاتھون بھی خراب کرتے ہین اور مسلمانون کے ہاتھون سے بھی - یہ یہودی کا بیان ہے - صفحہ ۱۴ بڑیان باودن مین ہین اور مکر کرتا ہے - صفحہ ۲۰ ناصر بدعت دشمن موحدین مکفر محمدیین صفحہ ۳۰ علمی مذاکرے کے لائق نہین صفحہ ۳۲ آپکا ڈیے اور چلا گئے صفحہ ۳۳ مردہ بے حیات - یہانتک کہ صفحہ ۱۵ سطر ۱۱ مین بحد فحش تک تجاوز کیا ہے ایسی ناپاک تحریر کا اگر آپ یا دیگر کوئی صاحب رد لکھین تو بہتر یہ ہے کہ حلم سے کام لین جو شان علم ہے والسلام ۵ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۹ **انتہی** ہمین اپنے معزز دوست کی یہ ادا بجان و دل منظور ہے دیکھی تحریر بھی جائیگی اگر سوا ایسی ہی خرافات کے کچھ نہوا تو اہل علم بلکہ ہر عاقل کے نزدیک وہ آپ ہی اپنا جواب ہے - ورنہ اوسکی زبان درازیونسے اعراض ہوگا - اور اُسکی جہالتون پر بعون اللہ تعالی اعتراض عرب صاحب اپنی تہذیبون کا جواب اگر عرب کی مثل سے چاہین تو اول العی الاحتلاط یعنے جو عاجز آتا ہے غصے مین بھر جاتا ہے و من الحاح غضبہ اضاع ادبہ جو غصے پر چلیگا ادب ہاتھ سے کھوئیگا البخل التغل وھو لذلک اھل یعنی لوم اصلہ فخبث فعلہ اور اگر اشعار چاہین تو کثیر عزہ کے یہ دو شعر بس ہین ؎

یکلفہا الخنزیر شتمی وما بہا ٭ ہوانی ولکن للملیک استذلت ٭

ہنیئا مریئا غیر داء مخامر ٭ لعزۃ من اعراضنا ما استحلت ٭

یعنی ؎ بدم گفتی و خرسندم عفاک اللہ نکو گفتی ٭ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را ٭

یہ تو عرب صاحب کی طرز پر امثال و اشعار جواب تھے اور ہمارا تیسرا سچا پورا جواب یہ ہے جو ہمارے رب عز و جل نے ہمین تعلیم فرمایا کہ سلام علیکم لا نبتغی الجاہلین ٭ وقال اللہ تعالی و اذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما ٭ و اذا مروا باللغو مروا کراما ٭ و

اطائب الصيب على ارض الطيب

۱۳۱۹ھ

یعنی کتاب عجائب من بہجت اثر رضی اللہ عنہم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذی نصر المقلدین للائمة المجتهدین بالاحسان فی الدین علی الطغام المارقین واظهر عجز المفسدین وجهل الابلهین من الغیر المقلدین بین الدائن والمدین والصلاة والسلام علی سید الانام سند الکرام وآله العظام وصحبه الفخام وائمة الاسلام والاولیاء الاعلام المتصرفین باذنه فی الارواح والاجسام وعلینا بهم یا ذا الجلال والاکرام آمین بعد حمد وصلاة حضرت عظیم البرکة صاحب حجت قاہرہ وصولت باہرہ وتصانیف زاہرہ مجدد المائة الحاضرة تاج الفقہاء غیظ السفہاء محمود الکملاء محمود الفضلاء ماحی الفتن حامی السنن زین الزمن حبر شریعت بحر طریقت امام ملت حضرت عالم اہلسنت دام ظله ومد فضله وکثرت احباؤه وکسرت اعداؤه بالنبی الکریم علیه وعلی آله الصلاة والتسلیم نے آخر رسالہ فیض

مقالہ ازالۃ العار بحجر الکرائم عن کلاب النار مین تمییز سنی و
وہابی کے لیے چند کلمات مجملہ ارشاد فرمائے کہ جو انکو مانے وہابیت سے پاک ہو
سنی ہوجائے از انجملہ فرمایا (۴) تقلید ائمہ فرض قطعی ہے بےحصول منصب اجتہاد اس سے
روگردانی گمراہ بددین کا کام ہے غیر مقلدین مذکورین اور اون کے اتباع واذناب
کہ ہندوستان مین نامقلدی کا بیڑا اوٹھاتے ہین محض سفیہان نامتشخص ہین ان کا تارک
تقلید ہونا اور دوسرے جاہلون اپنے سے بھی اجہلون کو ترک تقلید کا اغوا کرنا صریح
گمراہی وگمراہ گری ہے (۵) مذاہب اربعہ اہلسنت سب رشد وہدایت ہین جو
انہین سے جسکی پیروی کرے اور عمر بھر اوسیکا پیرو رہے کبھی کسی مسئلہ مین اوسکے
خلاف نہ چلے وہ ضرور صراط مستقیم پر ہے اسپر شرعاً کوئی الزام نہین انمین سے
ہر مذہب انسان کے لیے نجات کو کافی ہے تقلید شخصی کو شرک یا حرام ماننے والے
گمراہ ضالین متبع غیر سبیل المومنین ہین (۶) متعلقات انبیا واولیا علیہم الصلاۃ
والثنا مثل استعانت ونداء وعلم وتصرف بعطائے خدا وغیرہ مسائل متعلقہ اموات
واحیا مین نجدی ودہلوی اور اون کے اذناب نے جو احکام شرک گڑھے اور عامہ
مسلمین پر بلاوجہ ایسے ناپاک حکم جڑے یہ اون گمراہون کی خباثت مذہب اور اسکے
سبب انھین استحقاق عذاب وغضب ہے ایک بزرگوار تقریباً بتیس سال سے خاکی [illegible]
ہین زبان عوام مین **مولوی طیب عرب** کے نام سے مشہور ہین انہین کچھ پڑھا بڑھا یا
انقلاب زمانہ نے پرنسپل بنایا تیس برس ہوئے سنہ ۱۳۱۱ھ سے پہلے حضرت عالم
اہلسنت دام ظلہ رامپور تشریف لیجاتے اوس زمانے مین عرب صاحب کچھ ایسی ہی
ہندیہ جانتے اور کچ مچ عربی بول لیتے خدمت اقدس مین اکثر حاضر آتے یہی ہندوستانی

اگرکھا وغیرہ پہنے ہوتے مگر عرب کہلانے کے باعث حضرت والا اعزاز فرماتے ہان اُس وضع کے سبب قلب مین اندیشہ تھا کہ دیکھیے ہندوستان کا پانی عرب صاحب پر کیا اثر ڈالے ابھی تو افضل البلاد کی وضع بدلی ہے آگے کیا کچھ پر پرزے نکالے جب سنہ ۱۳۰۲ مین جناب منشی محمد فضل حسن صاحب مرحوم مغفور نے انتقال فرمایا حضرت کا رامپور تشریف لیجانا نہ ہوا کہ اون سے قرابت قریبہ داعی زیارت تھی اور جس بندۂ خدا کو فضل الٰہی تمام امصار و اقطار ہند کے علاوہ بنگالہ وکشمیر و برہما وغیرہا ملکون کا مرجع فتوے بنائے اوسے بے ضرورت سفر کی کب فرصت تھی جب عرب صاحب کا کچھ چال چلا مگر ادھر حضرت والا کی فراست صادقہ کا رنگ کھلا پر نسپلی نے زور لگایا عرب صاحب کو مجتہد بنا یا وہ رسالہ مبارکہ کہین ان بزرگوار نے بھی مطالعہ کیا تقلید ائمہ کو فرض قطعی دیکھ کر نئی مجتہدی کا ننھا سا کلیجا دھک سے ہو گیا حضرت والا کی خدمت اقدس مین عریضہ لکھا یہان سے جواب مع دلائل صواب کا افاضہ اور مجتہدی کی قلعی کھولنے کو بعض سوالات کا اضافہ ہوا عرب صاحب نے جواب تو عاجزانہ قبول کیا مگر سوالون کا جواب اصلا نہ دیا بلکہ دوسرے مسئلہ تصرف اولیائے کرام مین سوال کا رستہ لیا ادھر سے اُسکے جواب کا بھی افادہ اور دربارۂ تقلید سلسلہ سوالات زیادہ ہوا اب عرب صاحب سو گئے آج سوالونکو مہینوا پانچ ان کو تین مہینے ہو گئے آخر ادھر سے تقاضائے جواب ہوا عرب صاحب کو زیج و تاب تہذیب کے رنگ بدل گئے بھرے بیٹھے تھے اُبل گئے کذب و جہل سے کام لیا مگر روز سوعود گزرا جواب دیا یہان فضل الٰہی ہے آپیون و بیون کی کیا پرواہ ہے اکناف و اقطار سے ہزارون مستفیدانہ پوچھنے فیض پاتے ہین جو معاندانہ اولجھے سونہ کی کھاتے ہین روز افزون فضل باری سے یہی کارخانہ جاری ہے آپیون کا مخاطبہ کیا شئے تھا کہ قابل اشاعت

سمجھا جاتا خصوصًا وہ خوش فہم جنھین بدیہیات کا بھی دراک نہین تنبیہ کے بعد بھی احتیاج
تامل سے انفکاک نہین حضرات ناظرین ازالة العار کی عبارت آپکے پیش نظر ہے ملاحظہ ہو کہ
نمبر (۴) مین مطلق تقلید نے تخصیص و تقیید جلوہ گر ہے تقلید خاص کے بیان مین مستقل جداگانہ
پانچوان نمبر ہے یہ مجتہد صاحب ایسے سلیس اور دو کلام جد امجد نمبر تک کے انتظام کو نہ سمجھے
اور خط اول مین پوچھنے بیٹھے کہ آپ تقلید کی کونسی قسم کو فرض قطعی فرماتے ہین (دیکھو اس رسالہ کا
صفحہ) آخر حسب منشا جواب عطا ہوا کہ ہم مطلق تقلید کو فرض بتاتے ہین (دیکھو صفحہ ۱۰) آپنے پھر بھی
دوسرے خط مین بولے کہ مجھے آپ کے جواب مین غور و تامل کرنے سے
یہ کھلا کہ آپ نے وہان مطلق کا حکم لکھا (دیکھو صفحہ ۱۹) انا للہ
وانا الیہ راجعون ع چہ خوش چرا نباشد آخر اجتہاد ست ؎
مگر متعہدین سے خبر مسموع ہوئی کہ مجتہد صاحب کو خود اپنی تشہیر مطبوع
ہوئی اسکے بعد اونکی کوئی تحریر چھپنی شروع ہوئی دو چار ہی دن جاتے ہین کہ وہ نا مطبوع
مطبوع ہوئی اسپر یہان بھی احباب نے مناسب جانا کہ خطوط بعینہا شائع ہون کہ ناظرین
اصل واقعے پر مطلع ہون اگر مجتہد صاحب نے کچھ غیرت اجتہاد سے کام لیا تحریر مین تمام
سوالات کے جواب دیا تو یہ رسالہ بعونہ تعالے رسالہ جواب کا مقدمہ ہوگا اور اگر جوابون سے
راہ گریز اختیار کی بجائی خارجی باتون مین اڑان گھائی بتائی تو یہی رسالہ اونکی تحریر کا
پیشگی رد ہوگا کہ حضرت پہلے سوالات کا جواب دیجیے اوسکے بعد کچھ کہنے کا نام لیجیے لہذا
توکلا علی اللہ یہ رسالہ جمع کیا اور عموم فائدہ کو خطوط کا سلیس ترجمہ
کر دیا۔ والصلاة والسلام علی نبی الہدی
وآلہ وصحبہ دائما ابدا

خط اول عرب صاحب بنام نامی حضرت عالم اہلسنت مدظلہ السامی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الی حضرۃ الفاضل العلامۃ الشیخ احمد رضا مد ظلہ العالی
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد السؤال عن عزیز خاطرکم نعرفکم
بانا قد اطلعنا فی بعض تصانیفک انک تقول ان التقلید فرض قطعی فتعجبت
وحق لی ان اتعجب لانی قد قضیت نحوا من ثلثین سنۃ فی خدمۃ طلب العلم
فلم اہتد الی استحباب التقلید فضلا عن وجوبہ فکیف بفرضیتہ لا مطلقا
بل فرضیۃ قطعیۃ فلہذا ارغب الیک ان تعلمنی ادلۃ ذلک وعین لی
ان ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا ثم اخبرنی ان علم المکلف
بفرضیۃ التقلید کیف یحصل لہ ابتقلید او باجتہاد ثم اخبرنی کیف یختار
احد المجتہدین ابتقلید ام باجتہاد ہذا واللہ یہدینا وایاکم الی سبیل الرشاد

محمد طیب ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از راندیر

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارگاہ فاضل علامہ حضرت احمد رضا مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پرسش مزاج گرامی کے بعد ہم جناب کو معرفت کراتے ہیں کہ ہمنے آپکی بعض تصنیفون مین آپکا
یہ قول دیکھا کہ تقلید فرض قطعی ہے اس سے مجھے تعجب ہوا اور مجھے سزاوار تھا کہ تعجب کرون اسلیے
مین نے تیس برس کے قریب طالب علمون کی خدمت مین گزاری مجھے تقلید کی مستحب جاننے کی
ہدایت نہ ہوئی۔ چہ جاے وجوب پھر کہان فرضیت وہ بھی مطلق نہین بلکہ فرضیت قطعیہ اسو سے

مین آپکی طرف آرزو رکھتا ہون کہ مجھے اسکے دلائل تعلیم فرمایئے اور معین کیجیے کہ تقلید کی
کونسی قسم فرض قطعی ہے پھر مجھے بتایئے کہ مکلف کو فرضیت تقلید کا علم کیونکر حاصل ہوگا آیا تقلید سے
یا اجتہاد سے پھر مجھے بتایئے کہ مجتہدون مین سے کسیکو کیونکر اختیار کرے آیا تقلید سے
یا اجتہاد سے بات یہ ہے اور اللہ ہمین اور آپکو راہ ہدایت دکھاوے۔ محمد طیب ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۹ھ از رامپور

مفاوضۂ اول از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ الاکمل بجواب خط اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

الی الفاضل الکامل الشیخ محمد طیب المکی سدّدہ اللہ بقلب ملکی۔
اما بعد فانی احمد اللہ الیک سلام علیک وصل الکتاب وحصل الخطاب
عجب ما طال الامد و زال ابد و ظن الوداد ان قد نفد وکان قد وما یسرنی
انی خاطب فی امر دینی والمسئول عن فرض یقینی فاحببت الجواب رجاء للثواب
والاظہار للصواب وقضاء لحق اخوۃ الاحباب ولو انک یا اخی رجعت
فی ہذا الی الکلام المبین لاغناک عن مراجعۃ مثلی من المقلدین کما بہ
تطیبت فیما تمنیت عن الائمۃ المجتہدین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
الم تر الی ربک کیف یقول وقولہ الحق وما کان المؤمنون لینفروا کافۃ
فلولا نفر من کل فرقۃ منہم طائفۃ لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم
اذا رجعوا الیہم لعلہم یحذرون فقد فرض التفقہ فی الدین علی بعض منہم
عامۃ المؤمنین ولم یترک احدا منہم سدی فانما ارشد للتقلید من بقی
الم تعلموا ان للہ علی خلقہ فرائض لا تترک ومحارم لا تنتہک وحدودا

من تعداها فقد ظلم وهلك ولكلها اوجلها شرائط وتفاصيل لا يهتدي

اليها الا قليل وما يعقلها الا العالمون فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا
تعلمون بل لو رجعت الى نفسك لالفيت غد لك هذا المثل اسئلك
وانا اجيرها بالله ان تبهت اوتكابر اوتتعامى عن السداد وهو ان
سلها هل لله سبحانه وتعالى على العباد مما لا يدرك علمه او لم يدرك الا بنص
او اجتهاد فان ابت فمنكرا اتت وان سلمت سلمت واسلمت فسلها
اترين الناس كلهم عالمين بما لهم وعليهم من امور الدين لاحاطتهم جميعا
بمعاني النصوص واقتدارهم طرا على استنباط المسكوت عن المنصوص فان
عممت فقد عميت وان اجحمت فقد هديت فسلها عن الذين لا يعلمون ولا يبصرون
ولا على الاجتهاد يقتدرون أاولئك متروكون سدى فان العمت فقد ضلت
الهدى وان ابصرت فانكرت فسلها ما لهم من السبيل الى ان يعلموا احكام الله
أان يروا بانفسهم وهم لا يبصرون او يستنبطوا وهم لا يقدرون
او يرجعوا الى العلماء المرشدين فيعتمدوا عليهم في امور الدين ويعملوا
بقولهم منقادين فان بالاول اجابت فقد بهتت وخابت لا يكلف الله
نفسا الا وسعها وان ابت وابت الى الاخر اصابت وقد وجدت نشدانها
ضلت بعد ثم من العجب سؤالك عما لا يسئل عنه مثلك ان علم
المكلف بفرضية التقليد كيف يحصل له اباجتهاد او بتقليد فلقد قصرت
ولا قصر وزعمت الحصر حيث لا حصر اما علمت ان الضروري في غنى عنهما
جميعا اعني البيان ان كل مسلم يعلم ضرورة من الدين علما لا يخالطه ظن ولا تخمين

ان لله عليه فرائض وحرمات وحدودا وتكليفات ويعلم منهم من لا يعلم علما وحدنا ان لا يعلم وانه لا يقدر ان يعلم الا ان يُعلم ويعلم ان لا براءة للذمة الا بالعمل ولا عمل الا بالعلم ولا علم الا لمن تعلم فينقدح في ذهنه بداهة ان عليه سؤال من اذا سئل هدى وعلم وهذا سيدنا رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قائلا وحق له اصدق مقال الا سألوا اذ لم يعلموا فانما شفاء العي السؤال وقد تواتر ذلك من لدن الصحابة رضي الله تعالى عنهم وهلم جرا تواتر كتابة الصلوات وسائر المكتوبات علانية وجهرا بل هو امر مجبول عليه اجيال البشر من امن منهم ومن كفر فترى عوام كل فرقة تاتي علماءها واطباءها وتسأل دواء داء جهلها من تحسبهم اطباءها علما منها لديهة انه القاضي عليهم فاسألهم ابتقليد كان ام باجتهاد فسياتيك بالاخبار من لم تزوده بالازدواد او انت بنفسك انبئني عن قولك لي ارغب اليك ان تعلمني وانا عائذ بالله ان يكون سؤالك سؤال متعنت عنيد بل سؤال طالب للحق مستفيد فباجتهاد انبئني ام بتقليد فكذلك الامر دون العبث فيه من صنيع المفتند فليس عن اعتقاد حكم يحيد ولا اعتقاد الاعن منشأ سديد وقد اخصر في الاجتهاد والتقليد ثم اذ لم تهتد وانت تخدم الطلبة منذ ثلثين عاما لدليل يدلك على استحباب التقليد فضلا عن وجوبه فضلا عن فرضه قطعا وابراما فسواء عليك ان يكون عندك حكم في القضية من تحريم او كراهة او اباحة شرعية او انت شاك فيما هنالك او شاك وشاك في انك شاك ايا ما كان

فلا يحدلك من تجويز جواز ترك التقليد وتلقي الاحكام من الكتاب المجيد
لكل عامي جهول بليد لا يعرف الغث من السمين ولا الشمال من اليمين ولا الظلمات
ولا النور ولا الظل ولا الحرور اذ لولاه لما اعترك شك شائك في
وجوب التقليد على اولئك فضلا عن الاستحباب فضلا عن الزام الاجتناب
فضلا عن التيقن الكذاب بخصوص نوع من اضداد الايجاب ولا وربك
لن يستقيم لك ذلك الا باحد مسلكين من اشنع المسالك موقعين
السالك في اسوء المهالك زعم ان الناس عن اخرهم من اهل الاجتهاد
في جل ما يحتاجون اليه فلهم يد ان باستنباط الاحكام او ابتداع
سبيل اخر الى تعرفها غير التقليد والاجتهاد فيعلمونها من دون علم ولا
استعلام وانا اعيذك برب المشرقين ان تقول بشيء من هذين
الشططين وان وجدت احدا من رعاع الجاهلين يتفوه بمثل الباطل المبين
فالله الله خذ بيده والى استعلاج الدماغ ارشده واهده
فقد اخذه الجنون والجنون فنون والدهن والنضح يشهد في الطبيب اللبيب
الحاذق الاريب الاجمل الاكمل منك قريب دع عنك العوام
نبئني عن نفسك في تلك الاعوام كيف عبدت الله وعاملت العبيد
اباجتهاد ام بتقليد فدع كل فالانسان على نفسه بصيرة ولو القى معاذيره
هل انت من شروط الاجتهاد ملي قادر عليه ام عاجز خلي على الاخر اما انت
وايش انت حتى لا يجب عليك التقليد ايسوغ الاجتهاد لعامي بليد
عامي بائر ذي عمى شديد هل هو الا غي بعيد - ام تعرف الاحكام

سبيل جديد - وها انت اذا حاصره في اجتهاد وتقليد - وعلى الاول هل
يسوغ لك الاجتهاد في جميع غصون الشرع ام في بعض دون بعض من فنون
الاصل والفرع - على الاخير ما انت فيه مجتهد فغير وما لا فسبيلك فيه
وعلى الاول بل هو المتعين وعليه المعول اذ لو لم يحل لك الاجتهاد في جميع
المواد لوجب التقليد في بعض الفنون وبالخلو من اهتدائه لم تخل
سنون فيها قريب مالك ودرب بن ادريس هات هنيئا لك وفي الكبير
فانت بعشر صور مفترضة من مسائل فقه اجتهاديات تكون انت بها
عنه ها لا تستند بها في بناء جدرها لا في بطن ولا في ظهره ولا في ورد ولا في صدر
ولا في جرح ولا تعديل ولا تفريع ولا تاصيل فيظهر الحق ويزول الغرور
ولا يغرنك بالله تعالى الغرور وكاني بك مسترشد اما وعيت
ان القيت السمع وانت شهيد ان كلامي كان في نفس التقليد من حيث
هو لا اثر فيه للتقييد فلا معنى للسؤال عن خصوص نوعه وتعيينه
وما بان مهملا وما كان مجملا فما الاقتراح لتبيينه اما ان المكلف هل يتخير
ام يخير فبحث آخر والكلام فيه فاش شهير ولئن ما ثالث في الالتزام ولا كل
خارج عن هذا المرام فاياك ثم اياك ان تخلط الكلام وتخرج المقاعد عن النظام
وعليك بالانصاف خير الاوصاف فان رأيت ما الممته انت
ولم يأتك بدعا انه هو الطريق القويم فذا الذي المامول من طبعك السليم
وودك القديم والا فاني اعتذرني ودليك ان تكابر تحقيقا او تدابر
تصديقا وان ابيت فما انا بآت ما ابيت وتعرفك تجد من يجازي بمثل

ولا یمل مکابرۃ ولا یخشے مداہنۃ واللہ الہادی ولہ الحمد فی الاولے والاخرہ وصلے اللہ تعالی علے سیدنا ومولانا الامان الامین فاتح الخلق وخاتم النبیین محمد شارع الاجتہاد للماہرین وامر التقلید للقاصرین وعلے الہ الطاہرین وصحبہ الطاہرین ومجتہدی ملتہ والمقلدین لہم باحسان الی یوم الدین وبارک وسلم ابد الابدین آمین آمین۔

والحمد للہ رب العلمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لعشر بقین من جمادی الاخرہ سنہ ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

بنام فاضل کامل شیخ محمد طیب مکی سددہ اللہ تعالیٰ مکی۔

بعد حمد وصلاۃ مین آپسے حمد الٰہی بیان کرتا ہون۔ سلام علیک۔ خط آیا مخاطبہ لایا بعد اسکے ایک زمانہ گزرا اور مدت درازنے انقضا پایا اور دوستی نے گمان کرلیا تھا کہ جاچکی یا اب گئی اور ایک خوشی کی بات یہ ہے کہ گفتگو ایک امر دینی مین ہے اور سوال ایک فرض یقینی سے تو مین نے جواب دینا چاہا بامید ثواب واظہار صواب وادائے حق محبت احباب برادرم اگر آپ اس معاملہ مین قرآن عظیم کیطرف رجوع کرتے تو مجھ جیسے مقلد کی جانب رجوع کی حاجت نہ ہوتی جیساکہ آپ اپنے خیال مین قرآن فہمی کے باعث حضرات

ف انہیں پیری مرید جواب بھی انہی کا بحکم ۱۲ مترجم

ائمۂ مجتہدین رضے اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے بے نیاز ہوگئے ہین آپنے نہ دیکھا کہ آپ کا رب کیا فرمارہا ہے اور اوسیکا قول سچا ہے وما کان المؤمنون لینفروا کافة الآیہ یعنے مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیون نہوا کہ ہر گروہ سے ایک ٹکڑا نکلتا کہ دین مین فقہ سیکھے اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈرسنائے اس امید پر کہ وہ خلاف حکم کرنے سے بچین تو اللہ تعالے نے فقہ سیکھنا فرض فرمایا اور عام مومنین کو اُس سے معاف فرمایا اور جہل اور آزادکیکو نہین رکھا ہے تو ضرور اہل ہدایت کو تقلید ہی کا ارشاد ہوا ہے[ل] کیا آپ نہین جانتے کہ اللہ عزوجل کے لیے اپنی مخلوق پر کچھ فرض ہین کہ چھوڑنے کے نہین کچھ حرام ہین کہ حرمت توڑنے کے نہین کچھ حدین ہین کہ جو اُن سے آگے بڑھے ظالم ہوا اور ہلاک مین پڑے اور اُن سب یا اکثر کے لیے شرطین اور تفصیلین ہین جنھین گنتی ہی کے لوگ جانتے ہین اور اُنکی سمجھ نہین مگر عالمون کو۔ تو اہل ذکر سے مسئلہ پوچھو اگر تمھین علم نہو بلکہ آپ اگر اپنی عقل ہی کیطرف رجوع لاتے تو اپنی اس آئندہ[۲] کل کو گزشتہ کل کیطرح پاتے اور مین آپکی عقل کو خدا کی پناہ مین دیتا ہون اس سے کہ انہونی جوڑے یا ڈھٹائی کرے یا چمکتے چاند ماہ تمام سے اندھی بنے اپنی عقل ہی سے پوچھیے کیا اللہ تعالے کے لیے بندون پر کچھ ایسے احکام ہین یا نہین کہ ابتداءً اونکا علم بغیر تصریح شارع یا اجتہاد مجتہد کے حاصل نہین

ل یعنے جب احکام الٰہیہ ہر عالم و عامی پر ہین آزاد کوئی چھوڑا نہ گیا اور فقہ سیکھنے کو صاف فرما دیا کہ سب سے نہین ہو سکتا ہر گروہ سے بعض اشخاص سیکھیں اور اپنی قوم کو احکام بتائین کہ وہ مخالفت حکم سے بچین تو صاف صاف عام لوگون کو اُن فقیہون کی بات پر چلنے کا حکم ہوا اور اسیکا نام تقلید ہی جسکی فرضیت قرآن عظیم کے نص قطعی سے ثابت ہوئی ۱۲ مترجم ۲ آئندہ کل کا حال مخفی ہے اور گزشتہ کا ظاہر یعنے دل ہی مین سوچتے تو تقلید کی فرضیت کہ آپ پر مخفی ہے ظاہر ہو جاتی ۱۲ مترجم ÷ ÷

ہوا اگر وہ انکار کرے تو واجب الانکار شناعت لائی اور اگر مانے تو سلامت رہی اور
طاعت لائی۔ آب اُس سے پوچھیے کیا تیرے خیال مین تمام آدمی حلال وحرام وجائز وواجب
دین کے جتنے احکام اُنپر ہین سب کے عالم ہین نصوص شریعت کے معانی کا سب کو احاطہ ہے منصوص سے
سکوت کا حکم پیدا کرنے پر سب کو قدرت ہے بس اگر وہ تعمیم کرے تو یقیناً اندھی ہے اور
اس سے باز رہے تو ضرور مہتدی ہے اب اُس سے ان کا حکم پوچھیے جنھین نہ علم ہے نہ اجتہاد
نہ اجتہاد کی قدرت کیا وہ شتر بے مہار بنا کر چھوڑ دیے گئے ہین اگر ہان کہے تو قطعاً گمراہ ہوئی
اور اگر آنکھ کھولے اور نہ بے مہاری سے انکار کرے تو اب اُس سے پوچھیے کہ ان کے لیے
احکام الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے آیا یہ کہ خود دیکھین حالانکہ وہ نگاہ نہین رکھتے اجتہاد کرین
حالانکہ قدرت نہین رکھتے یا یہ کہ ہدایت وارشاد والے علما کیطرف رجوع لائین امور دین
مین اونپر اعتماد کرین جو وہ فرمائین مطیع ہوکر اوسپر کاربند رہین اگر جواب مین پہلی بات کہی تو
یقیناً بہتان اوٹھاتی ہے اور نامراد رہی اور اگر اُس سے انکار کرکے دوسری کیطرف پلٹی تو
راہ صواب پر آئی اور جس گم شدہ کا مکان نہ جانتی تھی اوسکی ملاقات پائی پھر عجب بات ہے
آپکا ایسے مریح سوال جے آپ جیسا دریافت نہ کرتا کہ مکلف کو تقلید فرض ہونے کا علم اجتہاد
سے آئے یا تقلید سے۔ آپنے قصر کیا اور قصر نہ تھا اور حصر سمجھے جہان حصر نہ تھا کیا آپکو خبر
نہین کہ بدیہی بات اپنے جاننے مین ان دونون سے یکسر بے نیاز ہے کیا ہر مسلمان بالبداہتہ
ایسے یقین سے جسمین کسی گمان وتخمین کی آمیزش نہین اپنے دین کا یہ حکم نہین جانتا کہ اللہ عزوجل
کے لیے اُسپر کچھ فرض ہین کچھ حرام کچھ حدین ہین کچھ احکام اور اونمین جو جاہل ہے وہ اپنے
وجدان سے جانتا ہے کہ جاہل ہے اور یہ کہ جب تک اوسے بتایا نہ جائیگا خود جان لینے سے
عاجز ہے اور خوب جانتا ہے کہ بے عمل کیے چھٹکارا نہین اور بے علم عمل کا یارا نہین اور

ف بعض اوہام غیر مقلدین کے بیچ احکام ہین ۱۲ منہ

اور بے سیکھے علم نہ آئیگا تو بہ آہستہ اُس کے ذہن مین خود آجائیگا کہ اُمیر
ایسے سے پوچھنا لازم ہے جو مسئلہ بتا کر ہدایت فرمائے اور یہ ہین ہمارے مولے رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہوئے اور اونکا ارشاد ہر قول سے زیادہ سچ ہے
الا سألوا الحدیث یعنے کیون نہ پوچھا جب خود نہ جانتے تھے کہ عجز کا علاج
توسوال ہی ہے **اور بیشک** وہ زمانہ صحابہ کرام رضے اللہ تعالے عنہم سے آج تک
برابر فرضیت نماز و دیگر فرائض کی طرح علانیہ وظاہر متواتر ہے **بلکہ** وہ ہر انسان کی
جبلّی بات ہے خواہ وہ مومن ہے خواہ کافر ہے لہذا ہر گروہ کے عوام کو دیکھو گے کہ
اپنے یہان کے اہل علم ودانش کے پاس آتے اور جنھین اپنا طبیب سمجھے اُن سے مرض
جہل کی دوا پوچھتے ہین اسلیے کہ وہ یقیناً اپنے دل سے جان رہے ہین کہ ہم اسیطور پر اپنے
فرض سے ادا ہونگے اب ون سے پوچھیے یہ تقلید سے تھا یا اجتہاد سے عنقریب
نہیں وہ خبر ہن لاکر دیگا جسے تمنے توشہ نہ بندھوا دیا تھا یا آپ خود ہی اپنے اس
قول کا حال بولیے جو آپنے مجھے لکھا کہ **مین آپکی طرف آرزو لاتا ہون کہ**
مجھے تعلیم فرمایئے اور مین اللہ عزوجل کی پناہ لیتا ہون اس سے کہ آپکا سوال
کسی باطل کوشش سرکش کا سوال ہو بلکہ حق طلب فائدہ خواہ کا سوال ہے تو اب آپ میرے
پاس اجتہاد سے آئے یا تقلید سے کہ یہ معاملہ دین کا ہے اور دین مین لہو مفسدون کا
کام ہے تو کسی نہ کسی حکم کے اعتقاد سے چارہ نہین اور اعتقاد حاصل نہ ہوگا مگر منشار
درستی سے اور وہ اجتہاد وتقلید مین منحصر ہوچکا پھر جب کہ آپنے اس تیس ۳۰ برس کی خدمت
طلبہ مین دلیل استحباب تقلید کی طرف ہدایت نہ پائی چہ جاے وجوب چہ جاے فرضیت
قطعیہ یقینیہ تو اب آپ پر یکسان ہے خواہ آپ کو تقلید کا کوئی حکم معلوم ہو کہ وہ شرعًا

حرام یا مکروہ یا مباح ہے یا آپ کو شک ہو یا حکم مین شک ہو اور اسمین بھی شک ہو کہ آپکو
شک ہی ہو بہر حال اس سے مفر نہین کہ آپ تقلید چھوڑنا اور قرآن مجید سے احکام نکالنا ہر ایسے
عامی جاہل احمق کے لیے جائز جانین جسے نہ لاغر و فربہ مین تمیز ہو نہ دہنے بائین مین نہ اندھیر
پہچانے نہ روشنی نہ سایہ نہ دھوپ کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو ان لوگون پر تقلید خود واجب ہو نیز
کوئی خلش ڈالتا ہو شک آپکو پیش نہ آتا نہ کہ استحباب نہ کہ تقلید سے بچنے کا ایجاب
نہ کہ وجوب تقلید کی کسی خاص حد پر چھوڑنا یقین اور تمھارے رب کی قسم یہ تمھین راست
نہ آئیگا مگر دو راہون مین ایک سے جو سخت بری راہون سے ہین اور اپنے چلنے والے کو
نہایت بد مہلکے مین ڈالنے والی ہین یا تو گمان اسکا کہ تمام لوگ ہر مسئلے مین جسکی انھین
حاجت ہو اہل اجتہاد سے ہین انھین احکام نکالنے پر دسترس ہے یا یہ کہ تقلید و اجتہاد کے
سوا ان تمام احکام پہچاننے کا اور کوئی طریقہ گڑھیے کہ یہ جہال بے علم اور بے سیکھے احکام
جان لین اور مین آپکو پروردگار مشرقین کی پناہ دیتا ہون کہ آپ ان دونون ظلمون مین سے
ایک کے قائل ہون اور اگر آپ کسی کمینے جاہل کو پائین کہ ایسا صریح باطل بکتا ہے تو لعنہ خدا کو
مان کر اوسکا ہاتھ پکڑ لیجیے اور علاج دماغ کیطرف اوسے ہدایت کیجیے کہ اوسے جنون نے
آلیا اور جنون طرح طرح کا ہوتا ہے اور دین خیر خواہی ہے اور خیر خواہی پہ ثواب ملتا ہی
اور طبیب عاقل حاذق زیرک اجل اکمل آپ کے پاس موجود ہین عوام سے درگزر کیجیے
خود اپنے حال سے خبر دیجیے آپنے ان برسون مین اللہ کو کیونکر پوجا اور بندون سے کسطرح معاملہ کیا
آیا اجتہاد سے یا تقلید سے اور بہر تقدیر آدمی کو اپنے حال پر خوب نگاہ ہے اگرچہ
حیلے کتنے ہی بنالے آپ شروط اجتہاد سے بہرہ ہین اجتہاد پر قادر ہین یا عاجز و خالی ہین
بر تقدیر اخیر آپ کیا اور آپکی حقیقت کتنی کہ آپ پر تقلید واجب نہو کیا ایسے کے لیے

جتہاد جائز ہوگا جو عاری بعقل تنزل ہالک سخت عاجز ہو یہ تو دور کی گمراہی ہے یا احکام پہچاننے کے لیے کوئی نئی راہ اور ہے اور یہ ہین آپ کہ خود اجتہاد و تقلید مین اوسکا حصر کرچکے ہین بر تقدیر اول کیا آپکو علوم شرعیہ کی تمام اصول و فروع کی شاخون مین اجتہاد پہنچا ہے یا کسی ہین پہنچا ہے کسی مین نہین بر تقدیر اخیر جسمین آپ مجتہد ہین اوسکی تعیین کیجیے اور جسمین مجتہد نہین اوسمین اپنی راہ بتائیے اور بر تقدیر اول (بلکہ وہی خواہ نخواہ ماننی ہے اسلیے کہ اگر تمام مواد مین آپکے لیے اجتہاد حلال نہ ہوتا تو بعض فنون مین ضرور تقلید واجب ہوتی اور یہ برس برس اوسکی طرف ہدایت پانے سے خالی نہ جاتے) تو اب اے امام مالک کے قریب امام شافعی کے رقیب اپنی پونجیان دکھائیے اور ہتھیلی کھولیے فقہی مسائل اجتہادی کی دنل گڑھی ہوئی صورتین لائیے جن کا حکم خاص آپنے استنباط کیا ہو جسکی بنا کے ظاہر و باطن و اول و آخر و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل کسی بات مین آپ دوسرے کی سند نہ پکڑین ابھی ابھی حق ظاہر ہوا جاتا اور دھوکا ڈال پایا ہے اور دیکھو تحقیق اللہ کے معاملے مین فریب نہ دے وہ بڑا فریبی اور مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا بیان آپنے حضور قلب سے کان لگاکر سنا تو راہ پالیے ہونگے کہ میرا کلام نفس تقلید کی محض ذات مین تھا اوسمین کوئی اثر کسی قید کا نہ تھا تو خاص کسی نوع کی تعیین سے سوال کے کوئی معنے نہین اور جس کلام کا مطلب صاف تھا کوئی اجمال نہ تھا اوسکی شرح چاہنا کیا رہا یہ کہ مکلف بہتر کو چھانٹنے یا مختار ہے یہ دوسری بحث ہے اور اسمین کلام مشہور و معروف ہے اور ان دو کے بیچ مسئلۂ التزام مین تیسرا در ہے اور سب اس مطلب سے باہر ہین تو دیکھو خبردار کلام کو خلط نہ کرنا اور بات کو اوسکے سلسلے سے باہر نہ لیجانا اور آپ پر انصاف لازم ہے کہ وہ بہتر بن و اصناف ہے پس اگر آپ دیکھین کہ یہ جواب جو آپ کی خواہش پر آیا اور اوسکے جو وہم ہین انکی

یہی سبیل ہدایت ہے جب تو آپکی طبع سلیم و دوستی قدیم سے اسیکی امید ہے

ورنہ مین اپنے اور آپ کے رب کی پناہ مانگتا ہون اس سے کہ آپ تحقیق کے ساتھ منکر ہون

کرین یا دوست سے قطع دوستی اور اگر نہ مانیے تو مین ایسا نہ کرونگا اور کیا عجب کہ آپ کو کوئی

ایسا ملجائے جو آپہی جیسا برتاو کرے نہ مکابرہ سے جھکے نہ قطع محبت سے ڈرے اور اللہ وہی ہادی

ہے اور دونون جہان مین اوسیکے لیے حمد ہے اور اللہ کی درودین ہمارے سردار

و مولے و پناہ و امین آغاز خلقت و انجام رسالت محمد صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

پر جنھون نے ماہرون کے واسطے اجتہاد مشروع کیا اور کوتاہ دستون کو اونکی تقلید کا

حکم دیا اور اونکی پاکیزہ آل اور غلبہ والے اصحاب اور مجتہدین ملت اور خوبی کے ساتھ قیامت تک

اون کے مقلدین پر اور اللہ کی برکتین اور اوسکا سلام ہمیشگی والو کی ہمیشگی تک آمین آمین اور ساری

خوبیان اللہ کو جو سارے جہان کا مالک ہے۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم

بست و نہم جمادی الآخرہ سنہ ۱۳۱۶ ہجری

خط دوم عرب صاحب بقبول ہدایت اور استفادہ مسئلہ اخری

بخدمت حضرۃ العالم الفاضل جناب مولوی احمد رضا خان صاحب دام ہمہ

اما بعد حمد اللہ العظیم و الصلاۃ والسلام علی نبیہ الکریم فاقول بعد

السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ان کتابک المنبئ عما عندکم

فی التقلید و فرضیتہ القطعیۃ قد وصل الی بہ السرور و قد حصل لی انزہت بہ فقہا

ومهدیا ولکن قد بقیت مسئلۃ اخری ہی قرینۃ لمسئلۃ التقلید وہی مسئلۃ التوسل بالانبیاء والاولیاء ان رضوان اللہ

عنهم تصرف فی العالم بمعنی ان الکاملین من البشر قد فوض الیہم ما نظام جزء من العالم ومنہم من فوض الیہ العالم کلہ فمنہم من ہو مثل الوزیر ومنہم من ہو مثل العمال ومنہم من ہو مثل الاعوان ولا اقول ان التصرف لیس لہ الا ہذا المعنی بل انا لا استبشع الا ہذا المعنی فان کان علی التصرف بہذا المعنی دلیل من الشرع فاذ فی بہ وان کان للتصرف معنی غیر بشیع فعلمنیہ والسلام محمد طیب۔

ویا سیدی انی لما تاملت جوابک عن مسئلۃ وجوب التقلید وجدتک تقول ان کلامک فی التقلید المطلق لا فی المقید افتریدان التقلید الخاص لشخص معین غیر واجب فان کان ہذا مرادک فعرفنا بہ الا فبین لنا مطلبک ولیس مرادنا من مخاطبتک الا الاطلاع علی ما عندک ونسئلک المسامحۃ فی التکلیف۔

ترجمہ

بخدمت حضرت عالم فاضل جناب مولوی احمد رضا خانصاحب قادری سلمہ۔

اللہ عظیم کی حمد اور اوسکے نبی کریم پر درود وسلام کے بعد مین السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے بعد کہتا ہون کہ آپکا نامہ تقلید اور اوسکی فرضیت قطعیہ مین آپکے اعتقاد سے خبر دینے والا آیا اور خاص اوسیکے سبب بیشک سرور حاصل ہوا آپ ہمیشہ توفیق پاتے رہین اور ہدایت کے ساتھ رہین لیکن بیشک ایک مسئلہ اور باقی رہگیا ہے کہ وہ اسی مسئلہ تقلید کے متصل مذکور ہے اور وہ مسئلہ اس کہنے کا ہے کہ اولیا اللہ رضی اللہ تعالے عنہم کے لیے عالم مین تصرف حاصل ہے اس معنے پر کہ کامل آدمیون کو ایک حصہ عالم کا انتظام سپرد ہوا ہے اور

علی ہذا
فقط ۱۲

بعض کو تمام جہان سپرد ہے تو اونمین کوئی وزیر کی مانند ہی اور انمین کوئی کارکنون کی طرح اور اونمین کوئی سپاہی کی مثل ہے اور مین نہین کہتا کہ تصرف کے لیے بس یہی معنے ہین بلکہ مین ناخوش نہین سمجھتا مگر اسی معنی کو تو اگر اس معنی تصرف پر شرع سے کوئی دلیل ہو تو مجھے افادہ فرمایئے اور اگر تصرف کے کوئی اور معنے ہون کہ ناخوش نہون تو مجھے تعلیم کیجیے والسلام محمد طیب۔

اور اے آقا میرے جب مین نے مسئلہ وجوب تقلید مین آپ کے جواب کو غور کیا تو آپکا یہ بیان پایا کہ آپ کا کلام مطلق تقلید مین ہے نہ مقید مین تو کیا آپکا مطلب یہی کہ ایک شخص معین کی خاص تقلید واجب نہین پس اگر آپکی یہ مراد ہے تو ہمین اسکی معرفت دیجیے ورنہ ہمے اپنا مطلب بیان کیجیے اور آپکے مخاطبے سے ہماری اسیقدر مراد ہے کہ جو کچھ آپکے نزدیک حکم ہے وہ ہمین معلوم ہو جائے اور ہم اس تکلیف دہی مین آپسے معافی مانگتے ہین۔ فقط

مترجم غفر اللہ لہ گزارش کرتا ہے عرب صاحب کا یہ دوسرا خط ایک مدت کے بعد ماہ رجب مین آیا۔ حضرت عالم اہلسنت دام ظلہم اندر تشریف فرما تھے دروازے پر ایک سید صاحب تشریف رکھتے تھے عرب صاحب کا فرستادہ کوئی لڑکا اونھین خط دیکر روانہ ہوا جب خط ملاحظہ عالیہ حضرت مکتوب الیہ مین حاضر ہوا اگرچہ مدت سے دورہ درد کمر شروع ہو گیا اور آج بخار بھی تھا مگر فوراً جواب دینا چاہا خط لانے والے کے لیے ارشاد ہوا کہ ذرا ٹھہرین معلوم ہوا کہ وہ تو اسیوقت چلتا ہوا اور وہ سید صاحب وسے پہچانتے بھی نہین کہ کون تھا کہان گیا حکیم مولوی خلیل اللہ خان صاحب بریلوی رامپور سے وطن تشریف لانے والے تھے اونکا انتظار کرکے دوسرا مفاوضہ عالیہ ونکے ہاتھ مرسل ہوا

مفاوضہ دوم حضرت عالم اہلسنت مدظلہ بجواب خط دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

سمع سامع حسن بلاء الله فينا - نلوجهه الكريم الحمد حمدا يكفينا - ومن كل
داء باذنه يشفينا ومن كل عاهة بمنه يقينا ويزيدنا بفضله هدى ويقينا
والصلاة والسلام على والينا وسيدنا وهادينا وشافعنا وشافينا الارأف
بنا من امهاتنا وابينا خليفة الله الاعظم في العالمينا المولى علينا وعلى
ما خلفنا وما بين ايدينا وعلى آله وصحبه الفائزين فينا امبينا واوليائه المتصرفين
في العالم باذنه تمكينا وعلينا بهم ولهم اجمعينا ويرحم الله من قال
آمينا اما بعد فجاء الكتاب وسر به قلوب الاحباب لما فيه افصاح
بقبول الصواب او اقتراح في مسئلة اخرى لكشف الحجاب وهكذا ديدن اولي الالباب
يردون ناهلين من اهل العباب ليرتووا ويروا من يروه في تباب فاردت
وحق لي من فوري الجواب وان كان للمحن يحمى اقتراب ووجهني في انحا
قد طال وطاب كفارة للذنوب ان شاء الوهاب والى الان منه بقية
للذهاب فانبئت ان الاتي بالكتاب آب وغاب وكم ادر من هو والى
اين آب حتى جاء اخي وانسي وسرور نفسي الحكيم المولوي خليل الله خان حفظه
الله الى يوم الحساب فاحببت ان ارسل على يديه الجواب لان مثل الكتاب
لا احب ان يكون الا باصحاب وربما نستعين في كل باب نعم
قد قلت وافق لي ان مقولي الذي كان عنه السؤال انما كان في التقليد
من دون تقييد لكن يا اخي هل يشعر الحكم على مرسل بنفيه عن شيء في
حين دخل فمع قطع النظر عن ان سؤالك هذا لا يجدد عسى ان لا يرى

منشئ مسدد ان اشعر بنفي الفرضية آية فرضية للقطع مرضية
فماذا الوثوق بالى الوجوب وها انت ذا ذو قريحة سليمة قد ابان
البراهين خالتك الكريمة ان البون بين الواجب الفرض كمثله بين السماء
والارض بل قد اظهر ان الفرض علمي وعملي وان الكلام ههنا في العلمي
فما الى اداه يعرف وينكر ويخبر ويذهل عما يخبر وان اولته بالافتراض
القطعي فلم يقل به احد في الخصوص لنوعي نعم اذ اتضح لديك
الحق في مبحث قد سبق فاعلن بافتراض التقليد المطلق فمنك بالاعتراف
للحق احق ثم ان اردت ان تصدر بالحق عما وردت فاجبني اولا عما سألت
وطوبت الجواب ان كيف عملك وعلمك بمحالك ومجالك في هذا الباب
الى غير ذلك مما فصلته في اول كتاب ثم اذ انت من اخوان العلم
وقد ثلثت اخدمه ثلثين سنة فلا يظن بك انك لا تعمل او تعمل
وانت عن حكم سبيله في غفلة وسنة وقد علمت ان ابناء الزمان
في ذا المنهج ليسوا على شان بل هم بين مكفر ومحرم ومجوز وملزم ومخير
ومتحير ومطلق وحاصر في الاربعة الاكابر وقائل بالتلفيق ومائل فيه
الى التفسيق ومليم في اعتماله في عمل ومرخص ولا بعد العمل فهذه
عدة مواضع ولهم في كلها متنازع ومنازع ومن طلب الحق وجانب
المراء فليس الكلام معهم على حد سواء فعين لي ثانيا في جميعها
ما انت سالكه لتخاطب على منسك انت ناسكه ثم ان اخاله سائلا
مستفيدا لا صائلا عنيدا ولئن في يده وانتقد بقوده فهما سالك

عن شيء فاجب وأينما سار بك فما قصد واقرب فعون الهه ليسلكن
بك صراطا سويا ويسدد جنبك حتى يوقفك على منزل الهدى ولربما
لا يعرف بدء بعض مقاصده ثم يحمد آخرا حسن مصادره فمن طلب
الحق فهذا السبيل وحسبنا الله ونعم الوكيل أما سؤالك عن
تصرف الأولياء في العالم واعترافك أنك لا تستبشع من معانيه
الا ما تعلم فان كان مرادك تفويض أمر يوجب معاذ الله تعطيل ذي
الأمر كملك في الدنيا ولى أزمة أمره الى بعض الأمراء فلنفذ احكامه
فيه غنية عن احكام الملك في خصوص ملجري بل من دون علمه بما حدث
واعترى وكذلك بالعون والوزير من هو للملك معين ونصير يحمل عنه
بعض ما عليه من الأوزار والأثقال ويفيده عونا فيما يهمه من الأعمال والأشغال
فهذا لا شك بشيع شنيع لا محض بشيع بل كفر قطيع وحاشا لله ان ينوي همه
أحد من المسلمين بل كافرا أيضا إذا كان من الموحدين فاستبشاعك
اذن انما يرجع الى معنى باطل اخترعه توهم عاطل ماله في المسلمين
عين ولا أثر ومن ساء بهم ظنا فقد كذب وفجر وان كان معناك ونجي ذلك
بالله ان يكون مرادك آن البشع ان يكون المولى سبحانه وتعالى شرف
جمعا من عباده المكرمين بان اذن لهم في التصرف في العالمين من دون
ان يجري في ملكه الا ما يشاء او يكون تغيير ذرة من ملكه في أرض او سماء
لو نيوهم هنا لك شيء من تعطيل او تحمل وزر او تخفيف ثقيل
كما اذن سبحانه لجبريل وميكائيل وعزرائيل وغيرهم من مقربي حضرة الجليل

عليهما الصلاة والسلام بالتبجيل فی تدبیر القطر والمطر والزرع
والنبات والریاح والحبوب والحیاة والممات وتصویر الاجنة فی بطون
الامهات وتیسیر الرزق وقضاء الحاجات الی غیر ذلک من الحوادث
الکائنات وهم فیما بینهم علی منازل شتی کما ان لهم ربهم
المسلم حتما وبتا سلاطین ووزراء واعوان وامراء فهذا مایقول له
ولامراء وهذا کلام الله قولا وفصلا وحکما عدلا قائلا فالمدبرات
امرا ۝ توفته رسلنا قل یتوفکم ملک الموت الذی وکل بکم و
هو القاهر فوق عباده ویرسل علیکم حفظة له معقبت من بین یدیه
ومن خلفه یحفظونه من امر الله اذ یوحی ربک الی الملئکة انی معکم فثبتوا
الذین امنوا انه لقول رسول کریم ۝ ذی قوة عند ذی العرش مکین ۝
مطاع ثم امین ۝ انما انا رسول ربک لاهب لک غلاما زکیا ۝ انی
جاعل فی الارض خلیفه یداود انا جعلنک خلیفة فی الارض انا سخرنا
الجبال معه یسبحن بالعشی والاشراق ۝ والطیر محشورة کل له اواب ۝
فسخرنا له الریح تجری بامره رخاء حیث اصاب ۝ والشیطین کل بناء وغواص ۝
واخرین مقرنین فی الاصفاد ۝ هذا عطاؤنا فامنن او امسک بغیر
حساب ۝ ابرئ الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله ولکن الله یسلط
رسله علی من یشاء اغناهم الله ورسوله من فضله حسبنا الله سیؤتینا
الله من فضله ورسوله یایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم

لعله الذين يستنبطونه منهم فنبتغى بعلم ماذا تستبشع فيه وانما

عهدي بك عفو لا غير سفينه والله الهادي وولى الايادي والعبد الضعيف في

هذا الباب كتاب جامع نافع مستطاب يهدي المستهدي الى الصواب ويردي

المستهوي الى التباب جابر طبعه بان الوهاب سميته الامن والعلى لنا عتى

المصطفى بدافع البلاء وبقيته باكمال الطامه على شرك

سوي بالامور العامه تجد فيه ستين آية وثلثمائة احاديث

تميز الطيب من الخبيث وفيما تلوت كفايه لاولى الدرايه وبالله الهدايه

والحفظ والوقايه والحمد لله في البدايه والنهايه وصلى الله تعالى على

الوالي الاعظم والمولى الاكرم والمولى الاقدم واله وصحبه قادة الامم

واوليائه المتصرفين باذنه في العالم وعلينا بهم وبارك وسلم آمين

كتبه عبده المذنب احمد رضا البريلوي

عفي عنه بمحمدن المصطفى النبي الامي صلى الله تعالى عليه وسلم

لليلتين خلتا من شعبان سنه ۱۳۱۹ھ

ترجمه

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

جو کان رکھتا ہو ہمیں اللہ تعالی کی خوبی نعمت سننے اور اسکے وجہ کریم کے لیے وہ حمد ہے

جو ہمیں بس ہو اور باذن الٰہی ہمیں ہر مرض سے شفا بخشے اور باحسان ربانی ہمیں ہر آفت

سے بچائے اور بفضل خداوندی ہمیں ہدایت و یقین زیادہ فرمائے اور صلاۃ و سلام

ہمارے والی ہمارے مولے ہمارے ہادی ہمارے شافع ہمارے شافی پر جو ہمپر
ہمارے مان باپ سے زیادہ مہربان ہین تمام جہان مین سب سے بڑے نائب خدا ہین ہمپر
اور تمام آئندہ مخلوق اور گزشتہ خلقت سب پر والی وحاکم ہین اور اون کے آل و
وصحاب پر کہ روش کامیابی سے کامیاب ہین اور اون کے اولیا پر کہ اون کے حکم
سے قابو پاکر عالم مین تصرف کرتے ہین اور اون سب کے صدقے مین اونکی برکت سے
ہمپر اور اسد کی مہر آمین کہنے والے پر بعد حمد وصلاۃ واضح ہو خط آیا اور دل دوستان
نے سرور پایا کہ اوس سے قبول حق صاف پیدا تھا اور ایک اور مسئلے سے پردہ
کشائی کی درخواست کی تھی اور خردمندون کا یہی دستور ہے کہ پیاسے ہون تو دریائے
عظیم کے گھاٹ پر آتے ہین کہ آپ سیراب ہون اور جسے ہلاک ہوتا دیکھین اوسے سیراب
کرین مین نے چاہا اور خود یہی مجھے سزاوار تھا کہ فوراً جواب دون اگرچہ تپ کو میرے بدن سے
قرب تھا اور کمر مین درد کہ مدتون رہا اور اچھا ہوا اللہ چاہے تو گناہونکا کفارہ تھا
اور ابھی اوسکا بقیہ جانے کو باقی ہے اتنے مین مجھے خبر ملی کہ خط آرندہ پلٹ گیا اور غائب
ہوا اور مجھے نہ معلوم ہوا کہ وہ کون تھا اور کہان واپس گیا یہان تک کہ میرے برادر مونس
وسرور قلب حکیم مولوی خلیل اللہ خان کہ اللہ تعالی قیامت تک اون کا نگہبان ہو آتے
تو مین نے اونکی معرفت جواب بھیجا چاہا کہ ایسے خطوط مین مجھے بھی پسند ہے کہ جسکے ساتھ ہی
مرسل ہون اور ہم ہر معاملے مین اپنے رب ہی کی مدد چاہتے ہین ہان جیسا کہ بھیجنے
کیا اور اب کہتا ہون کہ پہلا وہ کلام جس سے سوال ہوا اوسے کسی تخصیص کے محض تقلید
مین تھا مگر برادرم کیا کسی مطلق حکم الہی کی کسی شے سے نفی بتاتا ہے جو آپکے احاطۂ وہمی داخل
ہے تو قطع نظر اس سے کہ آپکے اس سوال تازہ کا شاید کوئی صحیح منشا نظر ہی نہ آئے

وہ کلام اگر بالفرض وشعر ہوگا تو خاص سے نفی فرضیت کا کیسی فرضیت جو یقین
کے لیے پسندیدہ ہے تو یہ وجوب کیطرف کو دجانا کیسا اور نمان یہ ہین آپ سلیم طبیعت والے
خود آپکی خالہ کریمہ کا بھانجا ظاہر کرچکا کہ واجب و فرض مین زمین آسمان کا فرق ہے
بلکہ یہ روشن کرچکا کہ فرض دو قسم ہے علمی وعملی اور یہان گفتگو علمی مین ہے تو اب کیا وجہ ہے
کہ مین اوسے پاتا ہون کہ پہچان کرنا شناسا ہوتا ہے اور خود خبر دیگر بھولا جاتا ہے اور اگر
آپ وسے فرضیت قطعیہ سے تاویل کرین تو خاص نوع مین اسکا کوئی قائل نہین
ہان جب کہ گزشتہ بحث مین آپ پر حق واضح ہوگیا ہے تو تقلید مطلق کی فرضیت کا اعلان
دیجیے کہ آپ جیسے کو حق کا اقرار زیادہ سزاوار ہے پھر اگر آپ چاہین کہ جہان آئے
وہان سے حق کی ساتھ پلیٹے تو اولا اون امور کا جواب دیجیے جو مین نے سوال کیے اور آپنے
جواب نہ دیے کہ اسباب مین آپ کا عمل کیونکر رہا اور آپ اسمین اپنا مرتبہ واقتدار کہانتک
جانتے ہین اور اسکے سوا اور سوالات جو نامہ اول مین مین نے بتفصیل لکھے پھر جب کہ
آپ برادران علم سے ہین اور خود اپنے موںھ سے تسلسل سے اوسکے خادم رہے ہین تو یہ تو
آپ پر گمان نہوگا کہ آپ عمل ہی نہین کرتے یا عمل کرتے ہین تو اسطرح کہ اوسکی راہ کے حکم
سے غفلت و خواب مین ہین اور آپکو خوب معلوم ہے کہ ابنائے زمان اس مسلک مین
ایک حال پر نہین بلکہ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی حرام کوئی جائز کوئی واجب کوئی تخییر کی راہ
چلتا ہے کوئی تخیر کی کوئی مطلق کہتا ہے کوئی چار اکابر مین محصور کرتا ہے کوئی تلفیق
مانتا ہے کوئی اوسے فسق بتانے کیطرف جھکتا ہے کوئی کہتا ہے مختلف اعمال مین
جائز ہے نہ ایک مین کوئی عمل کے بعد رخصت دیتا کوئی منع کرتا ہے تو یہ متعدد مواضع
ہین اور لوگون کے لیے ان سب مین مختلف راہین مختلف ماخذ ہین اور جو حق کا طالب

اور جدال سے مجتنب ہو تو ظاہر ہے کہ اون سب کے ساتھ گفتگو ایک روش پر نہین ہو سکتی تو اپنا
ان تمام مواضع مین اپنا مسلک معین کیجیے کہ آپسے اوسی روش پر کلام ہو اسکے بعد اپنے
بھائی کے پاس طلب فائدہ کے لیے آئیے نہ حملہ آور ہٹ دھرم بنکر اور اوس کے
ہاتھ مین نرم ہو جائیے اور جدھر وہ کھینچے کھنچ جائیے جو کچھ پوچھے بتائیے جہان لیچلے قصد
کیجیے اور قریب ہو جائیے تو قسم ہے کہ وہ اپنے رب کی مدد سے آپکو سیدھی راہ لیجائیگا
اور آپکو آہستہ آہستہ چلائیگا یہانتک کہ منزل ہدایت پر کھڑا کر دیگا اور بیشک بارہا
ابتدا مین اوسکے بعض مقصد پہچان مین نہ آئینگے پھر انجام کار اوسکی خوبی مورد کی حمد
ہو گی تو جو طالب حق ہو تو راہ یہ ہے اور اللہ ہمین کافی ہے اور اچھا کام بنانے والا
رہا عالم مین تصرف ولیا سے آپکا سوال اور آپکا اقرار کہ اوسکے معانی سے آپ ہی
ناخوش ہوتے ہین جو آپ کے علم مین ہے اگر سپرد کر دینے سے آپکی وہ مراد ہو کہ جو معاذ اللہ
مالک امر کو معطل کر دینے کی موجب ہو جیسے دنیا کا کوئی بادشاہ کسی کام کی باگین ایک
امیر کو سپرد کر دے تو اوسمین اس امیر کے احکام نافذ رہینگے اور خاص خاص وقائع مین
احکام شاہی کے محتاج ہونگے بلکہ جو واقعہ نیا پیدا ہوا اور پیش آیا بادشاہ کو اوسکی
خبر بھی نہ ہو گی اور اویسے ہی سپاہی و وزیر سے وہ مراد ہو جو بادشاہ کی اعانت
و یاوری کرے اوپر سے بعض بوجھ اور بار اوٹھا لے بعض کاروشغل مین جنکی بادشاہ کو
فکر تھی اوسے مدد دیکر فائدہ پہنچاتے تو یہ بیشک ناخوش و قبیح ہے نہ صرف ناخوش
بلکہ سخت ہولناک کفر ہے اور خدا کی پناہ کہ اوسکا وہم گزرے کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کو
بھی جب کہ خدا کو ایک جانتا ہو اس تقدیر پر آپکا ناخوش جاننا ایک ایسے معنی باطل کی طرف
راجع ہے جسے نرے اصل وہم نے گڑھ لیا مسلمانون مین نہ اوسکا وجود نہ نشان اور جو

مسلمانون پر بدگمانی کرے وہ جھوٹا اور بدکار ہے۔ اور اگر آپکی مراد یہ ہو (اور مین آپ کو
خدا کی پناہ دیتا ہون کہ یہ آپکی مراد ہو) کہ ناخوش یہ ہے کہ اللہ عزوجل اپنے گرامی بندونمین
ایک گروہ کو شرف بخشے اونھین عالم مین تصرف کا اذن دے بغیر اسکے کہ اوسکی ملک
مین نبلے اوسکے چاہے کچھ ہو سکے یا اوسکے غیر کے لیے زمین یا آسمان مین کوئی ذرہ بھر
ملک ہو یا یہان کسیقدر معطل ہونے یا بوجھ اوٹھانے یا بار ہلکا کرنے کا وہم گزرے جیسے
اوس پاک نے نیاز نے جبریل و میکائیل و عزرائیل وغیرہم مقربان بارگاہ عزت علیہم الصلاۃ
والسلام والتحیۃ کو بوندون اور بارش اور کھیتی اور روئیدگی اور ہواؤن اور لشکرون
اور زندگی اور موت کی تدبیر اور ماؤن کے پیٹ مین بچون کی تصویر اور خلق کے لیے رزق بہی
آسان اور حاجتین روا کرنے اور ان کے سوا اور حوادث و کائنات کا اذن دیا ہے
اور وہ قطعاً یقیناً اپنے آپسمین مختلف مرتبونمین ہین جیسے اوسکے ربنے جو مرتبہ بخشا ہے
بادشاہ وزیر و سپاہی امیر۔ تو یہ بات بیشک مسلمانکے کہنے کی ہے اور یہ ہے اللہ کا
کلام فیصلہ کرنے والا ارشاد اور عدالت والا حاکم کہ فرماتا ہے قسم اونکی جو کامون کی
تدبیرین کرتے ہین۔ اوسے ہمارے رسولون نے وفات دی۔ تو فرما تمھین ملک الموت
وفات دیتا ہے جو تمپر مقرر فرمایا گیا ہے۔ اور وہی غالب ہے اپنے بندونپر اور بھیجتا ہے
تمپر نگہبان۔ آدمی کیلیے بدلی والے ہین اوسکے آگے اور پیچھے کہ اوسکی حفاظت کرتے
ہین خدا کے حکم سے۔ جب وحی بھیجتا ہے تیرا رب فرشتون کو کہ مین تمھارے ساتھ ہون
تو تم ثابت قدمی بخشو ایمان والون کو۔ بیشک وہ ایک عزت والے زبردست رسول کی
بات ہے کہ مالک عرش کے حضور جسکی عزت ہے وہان اوسکا حکم چلتا ہے امانت والا ہے۔
مین تو یہی تیرے رب کا رسول ہون کہ مین تجھے ستھرا بیٹا عطا کرون۔ بیشک مین تمھین

نائب بنانے والا ہون۔ اے داؤد بیشک ہمنے تجھے زمین مین نائب کیا۔ بیشک ہمنے

اسکے ساتھ پہاڑون کو قابو مین کر دیا پاکی بولتے ہین پچھلے دن اور سورج چمکتے

اور پرندونکو مسخر کر دیا گروہ کے گروہ جمع کیے ہوئے سب ویسیکیطرف رجوع لاتے

ہین۔ تو ہمنے سلیمان کے قابو مین ہوا کو کر دیا کہ سلیمان کے حکم سے نرم نرم چلتی ہے

جہان وہ چاہے اور دیو مسخر کر دیے ہر راج اور غوطہ خور اور کچھ اور بندھنون مین

جکڑے ہوئے یہ ہماری دین ہے تو چاہے دے چاہے روک رکھ بیحساب۔ مین مادرزاد

اندھے اور سپید داغ والیکو اچھا کرتا ہون اور مین مردے جلا دیتا ہون خدا کے

حکم سے لیکن اللہ اپنے رسولون کو قابو دیتا ہے جسپر چاہے۔ اونھین غنی کر دیا

اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔ ہمین خدا بس ہے اب دیتا ہے ہمین

اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول۔ اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا

اور اونکا جو تم مین کامون کے اختیار والے ہین۔ اور اگر اوسے لاتے رسول کے

حضور اور اپنے ذی اختیار والون کے سامنے تو ضرور اوسکی حقیقت جان لیتے وہ

جو اومین بات کی تہ کو پہنچ جانیوالے ہین تو آپ علمی راہ سے کہیے اسمین آپکو کیا برا

لگتا ہے اور مین نے تو آپکو جب دیکھا تھا عاقل غیر سفیہ ہی پایا تھا اور اللہ ہادی اور

نعمتونکا مالک ہے اور بندہ ضعیف کی اس باب مین ایک کتاب جامع نافع مستطاب ہے

کہ ہدایت چاہنے والے کو راہ حق دکھاتی اور تباہی مین گرنے والے کو ہلاک کرتی

ہے بحکم الٰہی زیر طبع ہے مین نے الامن والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا

اوسکا نام اور الکمال الطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ لقب رکھا ہے اوسمین

ساٹھ آیتین اور تین حدیثین پڑیگا کہ طیب کو خبیث سے جدا کرتی ہین اور جو آیتین اوسوقت

ہین نے تلاوت کین عاقلون کو وہی کافی ہین اور اسد ہی کیطرف سے ہدایت
اور حفظ ونگہبانی ہے اور سب تعریفین اسد کو آغاز وانجام ہین اور اسد کی درود ہین
والی اعظم ومولاے اکرم وحاکم اقدم اور اُن کے آل واصحاب پیشوایان اُمت
اور اُن کے اولیا پر کہ اُن کے حکم سے عالم ہین تصرف فرماتے ہین اور اُن کے
صدقے ہین ہمپر اور اسد کی برکت اور سلام آمین ۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ
عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

دوم شعبان ۱۳۱۹ھ

مترجم کہتا ہے غفر لہ اس صحیفہ شریفہ کے بعد تین مہینے کامل انتظار رہا عرب صاحب
کیطرف سے کچھ جواب نہ آیا آخر تین مہینے تین دن کے بعد عالیجناب نواب مولوی محمد سلطان احمد خان صاحب
قادری دام مجدہم کے ہاتھ کہ بیچ ذیقعدہ کو رامپور تشریف لیے جاتے تھے تیسرا صحیفہ
شریفہ تبقاضاے جواب سوالات مرسل ہوا ۔

مفاوضہ سوم از حضرت عالم اہلسنت مدظلہ تبقاضاے جواب سوالات دو مفاوضہ سابقہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وبعد فہذا رابع شہر مذ ارسلت الکتاب ولم تحر الجواب وقد
کان کصاحبہ السابق الماضی علیہ خمسۃ شہور مشتملا علی اسئلۃ
دینیۃ لامعۃ النور فلم تجب عن ہذا ولا عن ذاک مع انک انت
البادی فیما ہنالک وانا امہلک مدۃ ایہا اخر لتجیب مفصلا عن کل

مستطر فان مضی یوم الخمیس تاسع ھذا الشہر النفیس و لم یاتنا منک الجواب
تبین انک غلقت الباب و طویت الصحف و جف القلم بما سیجف و للہ الحمد
فی الاولی و الاخرۃ و الصلوات الزاھرۃ و التحیات الفاخرۃ علی سیدنا و صحبہ
و عترتہ الطاھرۃ آمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
لخمس خلون من ذی القعدۃ یوم السبت ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد و صلاۃ یہ چوتھا مہینہ ہی کہ مین نے خط بھیجا اور آپنے جواب نہ دیا اور یہ خط بھی پہلے کیطرح جسے پانچ مہینے گزرے ہین روشن تین سوالات دینیہ پر مشتمل تھا آپنے اسکا جواب دیا نہ اونکا حالانکہ یہ سلسلہ خود آپ ہی نے شروع کیا تھا مین آپکو چند دن کی اور مہلت دیتا ہون کہ جتنے سوالات لکھے ہین سبکا مفصل جواب بھیجے اگر روز پنجشنبہ کہ اس نفیس مہینے کی (دسوین[۱]) ہوگی گزر گیا اور آپکی طرف سے سوالات کا جواب نہ آیا تو ظاہر ہوگا کہ آپنے دروازہ بند کر لیا اور دفتر لپیٹ دیے اور قلم خشک ہو جائیگا جس بات پر عنقریب خشک ہونیوالا ہے اور اللہ ہی کے لیے اول و آخر مین حمد ہے اور چمکتی درودین اور گرامی تحیتین ہمارے مولے اور اونکے اصحاب و آل طاہرین پر آمین

ـــــــــــ

[۱] پنجشنبہ کی تین تو ذی الحجہ کی جمعہ شریف کی تاریخ سے ظاہر تھی کہ نہم ذیقعدہ بروز پنجشنبہ ارشاد ہوا تھی لفظ تاسع یعنی نہم تھا اور خود پنجشنبہ مذکورہ ہونا رفع التباس کو بس تھا جبکہ پنجشنبہ تک مطلب آپکی ذو تاسع ہو خواہ عاشر ۱۲ مترجم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

پنجم ذی القعدہ روز شنبہ ۱۳۱۹ھ

مترجم عفرلہ کہتا ہے مسلمان ملاحظہ فرمائین کہ اس صحیفہ مبیقہ مین سوا تقاضاے جواب کے کیا تھا عرب صاحب کی نسبت کونسا سخت کلمہ تھا مگر ہوا یہ کہ عرب صاحب جوابون کے عجز سے بھرے بیٹھے تھے وہ سوال اونپر پہاڑ سے زیادہ گران تھے ڈر تھا کہ مبادا جواب طلب ہو تو کیا کہونگا جب پہلے کو پانچ اور دوسرے کو تین مہینے گزر گئے دلمین کچھ مطمئن ہوئے ہونگے کہ شاید قسمت کا لکھا ٹل گیا مگر افسوس کہ ناگاہ ادھر سے تقاضون کا پہاڑ ٹوٹ ہی پڑا اب رنگ بدلگیا اور وہ عجز جس سے بھرے بیٹھے تھے جل بھنکر ابل گیا اس صحیفہ شریفہ کا پہنچنا۔ اور طیب صاحب کا نام کی طیب و پاکیزگی سے اپنی ذاتی اصالت کیطرف پلٹ جانا۔ اگلے مرسلات مین طرفین کے محاورات دیکھیے اور اب اس تحریر ثالث کو ملاحظہ کیجیے

خط سوم عرب صاحب بہ تبدیل رنگ و اظہار خشم بیدرنگ

وصلنی خطک المورخ ۵ ذو القعدۃ فی ۱۱ ذو القعدۃ فکیف اجیبک یوم التاسع. ولکن امتثالا لامرک سیأتیک الجواب الذی نعلم بہ انی ما سکت عن الجواب الا صیانۃ لاغلاطک ان تظہر و لجہلک ان یشہرہ مستعلیا بیلی
ای دین تداینت بہ وای غریم فی التقاضی غریمہا ؛ محمد طیب ۱۱

ترجمہ

مجھے تمہارا خط پانچوین ذو القعدہ کا لکھا گیارھوین ذو القعدہ کو پہنچا تو مین نوین تاریخ کو کیسے تمہین جواب دون مگر آپکا حکم ماننے کو عنقریب آپکے پاس وہ جواب آتا ہے

جس سے تمھین معلوم ہوگا کہ مین جواب سے صرف اسیلیے خاموش رہا تھا کہ تمھاری غلطیونکو ظاہر ہونے اور تمھاری جہالت کو تشہیر سے بچاؤن - اب جاننا چاہئی ہمیلیے کہ کیسے قرض کا اوسنے لین دین کیا اور اوسکا قرضخواہ تقاضا کرنے مین کیسا قرضخواہ ہے محمد طیب ۱۱-

مترجم غفرلہ کہتا ہے تقاضاے جواب پر عجز کی جھنجھلاہٹ نے عرب صاحب کو ایسے غیظ مین ڈالا کہ ذرا سے کارڈ مین متعدد بدحواسیان صادر ہوگیتن مثلاً پہلی بدحواسی کہ ابتدا مین القاب آداب درکنار اللہ عزوجل کا نام بھی چھوٹا پہلے دونون خط مسلمانی طریقہ پر بسم اللہ شریف یا حمد و صلاۃ سے آغاز تھی اسکی ابتدا یہین سے ہے کہ وصلنی خطک تمھارا خط پہنچا دوسری بدحواسی براہ طنز و تمسخر یہ ایک پرانا[1] شعر لکھدینے کا شوق تحریرا

[1] یہ شعر ایک عجیب قصیدہ کا ہے جسکی تفصیل مضامین جناب مولوی عبد الحق صاحب خیرآبادی بیان فرمایا کرتے تھے اگرچہ قصیدہ یہان سے متعلق نہین مگر الشئ بالشئ یذکر بات پر بات یاد آجاتی ہے دوستان علم ادب کے لیے اوسکے بعض اشعار کہ اسوقت یاد آگئے تحریر ہوتے ہین - زبان عرب کا مستند شاعر اپنی ایک کنیز کی شکایت مین کہتا ہے -

عجبت لیلی نجلا اشتریتها	وکانت کما یتم نعیمها
فاصنعت لالا اباق مدینة	وما ابقت الا و دینی ندیمها
ستعلم لیلی ای دین تداینت	وای غریم فی التقاضی غریمها
نمکت بحکم الرق ثم تمتدت	ابا قا وسیما الذنب فی القلب سیمها
تودد ولو درس الخیانة لیتنا	مدرسة للغدر غینا انیتمها
ترفضت للخناه ثم تنشرت	تعدی الی الدواء الذی عی حکیمها
فلیلی وان کان حبیبا عهد	خبیثة نفس نفسها لئیمها

کو ایسے بہکے کہ اپنے ہی آپکو لیلے بنا یا حق بر زبان جاری شود یہ ندیکھا کہ کون مدیون ہے کون قرضدار ہے سوالات کا قرضہ کسپر سوار ہے کس سے تقاضا ہے کس پر چڑھائی ہے۔ غریم نے کسکی جان پر بنائی ہے ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سر ایا کسپر ❊ خیر ع مہربان آپکی خفت مرے سر آنکھو نپر ❊ تیسری بدحواسی خط تقاضا پہنچتے ہی یاران سر پل مین کچھ یان نکین وہابیت کی فوج مقہوریت موج

دُہِیتُ بمسمے کاذب یعبق آسیہ	برائحۃ مافی المسمے نسیمہا
کمہلکۃٍ تدعی بعکس مفازۃ	وکافورۃٍ زنجیۃٍ بان شیمہا
لمیلے ایلے اتے دفار ھجوت	اتتہ المعالی صفوہا وصمیمہا
دعی عنک ہجاء الرجاء وقبلی	لک الحظ الاخیلیۃ .....

ترجمہ مجھے زنجبار کی لیلے سے تعجب آتا ہے۔ مین نے اوسے خرید ا اور مکاتب کیا تھا کہ اوسکی آسائش پوری ہو (یعنے اتنا مال اپنے کسب سے کما دے تو آزاد ہے) اوسنے کچھ نہ کیا سوا اسکے کہ میرا دین لیکر بھاگ گئی اور وہ نہ بھاگی مگر اس حال پر کہ میرا دین اوسکے ساتھ ہے۔ اب جاننا چاہتی ہو لیلی کہ کیسے قرض کا اوسنے لین دین کیا اور اوسکا قرضخواہ تقاضا کرینمین کیسا قرضخواہ ہے۔ کینہ ہی کے باعث نکمیۃ بنی پھر بھاگ کر ہندیہ ہو گئی اور زنگی صورت کی علامتین دل مین موجود ہین خیانت کے درس والے تمنا کرتے ہین کاش ہم اُسے اپنے یہان بیوفائی کی تعلیم دینے پر مدرس مقرر کرین۔ وہ سڑا ہندی پہلے تو افضن بنی پھر نجیہ ہو گئی دوا کی حد سے مرض بڑھ گیا اوسکا حکیم اوسکے علاج سے عاجز آیا تو لیلی اگرچہ نام کی پاکیزہ ہے نفس کی خبیثہ ہے کہ اوسے بغض کا کمینہ پسند کریگا اور بہت جھوٹے نام کے مسمے ہوتے ہین کہ نام ایسی خوشبو سے مہکتا ہے کہ مسمے مین جسکی بو بھی نہین جیسے جاے ہلاک کو برعکس مفازہ یعنی جاے نجات کہتے ہین اور زن زنگیہ کو جسکی سیاہیان ظاہر ہین کافورہ نام رکھتے ہین

عرب صاحب کا [illegible]

ہین (جو حضرت نواب خلدآشیان مرحوم مغفور کے عہد سُنّیت مہد مین کرتے جوتے کے نیچے
دبی تھی سر اُٹھانے بلکہ مذہب بتانے کی جان نہ تھی اب کچھ کچھ کھل کھیلی اور گریز کر کے
پر پرزے نکال چلی ہے) ہل چل مچی پرانے پرانون کے سہارا لگانے سنت کے خلاف
پر ندوہ منانے سے کمیٹی مین یہ راے پاس ہوئی کہ عرب صاحب نے بہت مدتون سے
دشمنی تقلید مین سر کھپایا برسون دودچراغ کھایا کچھ خرافات مزخرفات کا ملغوبا جمع
کر پایا ہے سوالات کے جواب کو تو اُڑان گھائی بتاتے ہے اور وہ پچھلی محنتون کا سارا نتیجہ
بنام جواب آگے لاتے ہے جب بعون اللہ تعالی دندان شکن رد ہوگا ہوگا اسوقت تو
عوام کے آگے ناک رہجائیگی کہ دیکھو ع ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین ہ خط تقاضا
چھٹی ذی القعدہ روز یکشنبہ کو پہنچا تھا آٹھوین تک کمیٹی مین یہ رائے جم پائی اور وہ آج
صدیپیچ وتاب تحریر ہوا کہ جواب پیچھے سے دینگے صحیفہ تقاضا مین پنجشنبہ تک کی مہلت
مقرر فرمادی تھی اسکا یہ جواب سوچا کہ خط ہمین ۱۱ ذی القعدہ روز جمعہ کو پہنچا ہم
پنجشنبہ تک جواب کیونکر دیتے یہانتک تو عیاری وچالاکی سے کام لیا گیا اب
عجز کی بدحواسی اپنی جھلک دکھاتی ہے کمیٹی وہابیت نے ایسے کذب صریح کی راے
دی تھی تو لفافہ مین بھیجنا تھا کہ کذب بیلفافہ رہتا عام شخصون پر ثبوت نہو سکتا مگر بدقسمتی
سے کارڈ لکھا جسپر روانگی وصول کی مہرہاے ڈاک نے واضح کر دیا کہ بعنایت الٰہی حضرت کا
یہ فریب نامہ سہ شنبہ ۸ ذی القعدہ کو ڈاکخانہ مہیور سے روانہ ہوکر چہارشنبہ
نوین ذی القعدہ کو خدمت اقدس بندگان حضرت مکتوب الیہ مین باریاب ہولیا یعنے

اے لاے اے بیچاری گندی توفے اوسکی جو کہی جسے صاف وخالص بلندیان ماصل ہ [illegible]
فردکی بدگندی سے درگزر اور آکہ ۱۱ مین پہلے آنچلیکا کا نہین خاص ہر اصہ ہ [illegible] صنم حسیم [illegible]

لکھے جاتے دو دن پہلے ہی پہنچ گیا؛ انا للہ وانا الیہ راجعون عرب صاحب کی ان خوبیون پر بھی حضرت عالم اہلسنت مظلہ العالی نے اوسی حلم سے کام لیا جو ارباب علم کو اہل جہل کے ساتھ شایان ہے بفور ملاحظہ فریب نامہ مذکورہ ڈاک خانہ سے رسید لیکر یہ صحیفہ چہارم امضا ہوا۔

مفاوضۂ چہارم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ بجواب خط سوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

وبعد فجاء الکتاب فی لم یأت الجواب وکست متفرغا للجهل والسباب وصول قبل وجوہ بیومین عجب عجاب وبعد قد بقی علیک من الیوم الی الغد الوقت الموعود فان مضی لم یأت الجواب علم ان بابک مسدود وصلی اللہ تعالی وسلم وبارک علی صاحب المقام المحمود وآلہ وصحبہ الغر السعود والحمد للہ الغفور الودود

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
لتسع خلون من ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ یوم الاربعاء

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

بعد حمد وصلاۃ واضح ہو خط آیا اور جواب نہ آیا اور جہالت کی باتون اور گالی گلوج کی

مجھے فرصت نہین اور اس خط کا عالم ایجاد مین آنیسے دو دن پہلے یہان پہنچ جانا سخت تعجب کا
اچنبھا ہے اور ہنوز آج سے کل تک آپکے لیے روز موعود کا وقت باقی ہے اگر وہ گزر گیا
اور جواب نہ آیا تو معلوم ہوگا کہ آپکا دروازہ بند ہے اور اللہ تعالے کے درود وسلام
و برکات صاحب مقام محمود اور اُن کے آل و اصحاب نور و سعادت والون پر اور سب
خوبیان اللہ کو جو گناہ بخشے اور اپنے بندون سے محبت فرمائے۔

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
کتبہ
عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم

نہم ذی القعدہ ۱۳۱۹ھ روز چہارشنبہ

مترجم غفرلہ کہتا ہے روز موعود گزرا اور جمعہ گزرا اور جواب نہ آیا تو اس صحیفہ بے نظیر مفاوضہ پنجم شرف
مفاوضہ پنجم حضرت عالم اہلسنت دام ظلہ باعلام تمامی حجت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

و بعد فقد مضی امس یومک الموعود بل زاد علیہ الیوم الموجود یوم الجمعۃ
المبارکۃ المسعود و لم یات منک شیٔ من المردود فانجلی الحجاب و انتہی الخطاب
و الحمد للہ الکریم الوہاب و لن نقبل منک بعد ہذا الا الانقیاد لما
ارشدناک الیہ من الحق و الرشاد و الحمد للہ العلی الجواد و الصلاۃ
و السلام علی سید الاسیاد محمد و آلہ و صحبہ الامجاد آمین

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

لاحدی عشر مضین من ذی القعدہ سنہ ۱۳۱۹ھ

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد حمد وصلاۃ بلاشبہہ کل آپ کا روز موعود گزر گیا بلکہ آج کا دن روز مبارک و ہمایون جمعہ اور زائد ہوا اور آپکی طرف سے کچھ جواب نہ آیا تو پردہ کھل گیا اور مخاطبہ تمام ہوا اور سب خوبیان اللہ کریم بہت عطا فرمانے والے کو اور اب آپ سے کچھ پذیرا ہوگا مگر اوس حق وصواب کے لیے مطیع ہونا جسکی طرف ہمنے آپ کو ہدایت کی اور سب تعریفین اللہ بالا ونے غرض بخشندہ کو اور درود وسلام سب سردارون کے سردار محمد اور اونکی آل و اصحاب معززین پر آمین۔

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

یازدہم ذی القعدہ سنہ ۱۹ھ

مترجم عفی عنہ کہتا ہے الحمد للہ حضرت عالم اہلسنت کے ساتھ عرب صاحب کا مکالمہ ختم ہوا اور عرب صاحب کا جوابون سے عجز روشن ہو گیا اور آنکا عجز روشن ہو گیا

ذلک بان اللہ ھو الحق وان اللہ لا یھدی کید الخائنین والحمد للہ
رب العلمین وقیل بعدا للقوم الظلمین (زیادت افادت) عرب صاحب
کی خوبی تہذیب اور اوسکے جواب مین حضرت عالم اہلسنت کا حلم عجیب ناظرین نے ملاحظہ
فرمایا۔ اب مستفیدان بارگاہ سنت کا ادب اجمل اور کریمہ واعرض عن الجٰھلین پر
کریمانہ عمل بنظر اعتبار مشاہدہ کیجیے کہ مینا مولوی محمد واعظ الدین صاحب اسلام آبادی قادری
برکاتی سلمہ الہادی نے اگرچہ عرب صاحب کے خط سوم مین کلمات جہل واشتلم ملاحظہ فرما کر
آیہ کریمہ واغلظ علیھم پر عمل چاہا مگر اثر تادیب وکمال تہذیب کہ عرب صاحب کو
معذور ہی رکھا اور اونکی نسبت کلام خوبی واکرام ہی لکھا سارا قصور نعرہ مارہ پر طویلے
کی بلا بندر کے سر۔

نامی نامہ مولانا واعظ الدین صاحب بجواب ہمان خط سوم عرب صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الی جناب الفاضل الوسیع المناقب الستیع المناصب آنمولوی طیب صاحب
دامت عنایتھم

اما بعد فاتت الیوم کریمتکم المسطورۃ ونمیقتکم الغیر المستورۃ ضحی
تاسع ذی القعدۃ یوم الاربعاء فوجدناھا علی خلاف ما ھو
اللائق من العلماء وایضا علی خلاف ما عھد منکم فی اختیھا السابقتین
فعلمنا انھا لیست من قبل قلبکم بل رشحۃ من النفس الامارۃ
بالشین اذ لیس فیھا جواب عن سؤال الا کذب وفحش وجھل بضلال

أفسيدنا العلامة عالم اهل السنة مد ظله ودام فضله لما كشف
عن خدعها ووقف على هذه وهجوها لم يجد عليكم لاجلها
بل تبسم ضاحكا من قولها وقال رب اوزعني ان اشكر نعمتك التي انعمت
علي وعلى والدي وان اعمل صالحا ترضه وادخلني برحمتك في
عبادك الصالحين علما منه بان لا معصوم الا من عصمه الله فكيف
يؤخذ بجهل النفس صدق يوقديم ما كان يرضاه ولكنا نحن خدام
العتبة العلية في عجب من عجائب هذه القضية كتاب يكتب الذي القعدة
الحرام ويصل لحضرة المكتوب اليه سبع الشهر من ذلك العام وانا
لموقنون انكم من مثل هذا الكذب بجلى معزولون وانما هو من تعاجيب
نفس امارة ولم تدر السفيهة ان منها على كذبها الدليل والامارة
فان تاريخ ارسال القرطاس في طابع البوسطة مفتوح ١٨ فروري يوم الثلثاء
وتاريخ وصوله في طابع بوسطة بريلي ١٩ فروري يوم الاربعاء وهي تزعم انها
كتبت ٢١ فروري يوم الجمعة الغراء فيا لها من ولادة قبل الحمل ما لها
نظير في خارج ولا عقل ولا يخفى على جنابكم الرفيع ان مثل هذا
الاحتيال الشنيع لا تقضي الا الوقاحة المحتالة ولا تفضي الا الى فضيحة
الفعالة وما هي الا النفس الامارة اما قلبكم فلم يرض بعاره ولا عواره
فتبين انها لو ارسلت الجواب لجاء قبل يوم الخميس كهذا الكتاب ولكنها
عجزت فمكرت وكذبت وهجرت وزعمت انها بهذا سترت فواحشها زعما
ولا والله فجرت فيا مولانا الفاضل الكامل انا اسألك بعار قمت العلم

والفضائل أن تكبح عنانها عن الجهل والفحش والرذائل وقل لها يا هذه
تمضي الشهوة وتنقضي اللذة ولا تردين الجواب أو لو أن السؤال كان ثلاثا
عليك لخرجت من العهدة وحللت للجواب ثم إذا الجوبت فحشت
وهذيت وخدعت ومكرت وإلى الآن عليك باقية من الزمان
إلى انقضاء يوم الخميس اليوم الموعود فإن مضى ولم يصل جوابك
ففحشك وجهلك عليك مردود ولا والله يا أمارة جهلت على عالم
واحتملت إنما احتملت لن نقبل منك إلا الجواب عن كل ما سئلت
ولا تظني أن يلتفت العلماء الفحول إلى ما تشحنين به جوابك من الجهل
والفضول نعم إن طغيت وبغيت والجهل بغيت فلعلك تجدين
من يجهل عليك فوق ما تجهلين فتعضي على يديك وسيعلم الذين
ظلموا أي منقلب ينقلبون ۔ دعي عنك هجاء الرجال وأقبلي
الخ والسلام على من اتبع الهدى وصلى الله تعالى وسلم وبارك على المولى
المصطفى وآله وصحبه دائما أبدا — كتبه الفقير واعظ الدين
القادري الاسلام آبادي غفر له المولى الهادي لتسع خلون من ذي القعدة سنه

ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

بجناب فراخ مناقب بلند مناصب مولوی طیب صاحب دامت عنایتہم

بعد حمد وصلاۃ واضح ہو آج نہم ذی القعدہ روز چہارشنبہ وقت چاشت آپ کی گرامی

کتابت اور نئے پردہ تحریر آئی تو ہمنے اوس رنگ کے خلاف پائی جسکی علماء سے توقع
تھی نیز اوس طرز کے مخالف آئی جو اُسکی دو اگلی بہنون مین آپکی طرف سے معروف
رہی تو ہمنے جانا کہ وہ آپکے قلب کی طرف سے نہین بلکہ نفس امارہ کے چھینٹون سے ہی
جو بکثرت عیب کیطرف داعی ہے اسلیے کہ اُس تحریر مین جھوٹ اور زبان درازی اور
بہکی ہوئی جہالتون کے سوا کسی سوال کا کوئی جواب نہ تھا تو ہمارے سردار علامہ عالم اہلسنت
مدظلہ ودام فضلہ نے جب کہ اُسکا پردہ کھولا اور اُوسکی بیہودہ سرائی و پریشان گوئی پر وقوف
پایا اسکے سبب آپ پر کچھ غضب نہ فرمایا بلکہ اوسکی بات سے ہنستے ہوئے مسکرائے اور

دعا کی کہ اے میرے رب میرے دلمین ڈال کہ مین تیری اون نعمتون کا شکر ادا کرون

جو کہ تو نے مجھپر اور میرے باپ دادا پر فرمائین اور مین وہ بھلا کام کرون جو تجھے پسند

آئے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندون مین داخل فرمالے وجہ یہ کہ حضرت والا کو
معلوم ہے کہ معصوم تو وہی ہے جسے اللہ عزوجل نے عصمت عطا فرمائی تو نفس امارہ کی
جہالت کے باعث ایک پرانے دوست پر جو ایسی باتون کو خود ناپسند رکھتا تھا کیا مواخذہ
ہو مگر خادمان آستانہ والا اس معاملہ مین سخت عجب مین ہین خط لکھا تو جاتے ذی القعدہ
الحرام کی گیارھوین کو اور حضرت مکتوب الیہ کے پاس پہنچے اُسی سال دسی ذی القعدہ کی نو
کو۔ ہمین یقین ہے کہ آپ ایسے سفید جھوٹ سے برکنار ہین یہ تو اُسی نفس امارہ کی انوکھیان ہین اور
احمق یعنی نفس امارہ کی شرارت یہ نہ سمجھی کہ اُسکے جھوٹ پر خود اوسیکیطرف سے دلیل فراہم ہوتی ہے
کہ مہر ڈاکخانہ رامپور مین روانگی کارڈ کی تاریخ ۱۸ فروری روز سہ شنبہ ہے اور مہر ڈاکخانہ
مین پہنچنے کی تاریخ ۱۹ فروری روز چارشنبہ اور وہ شہرہ یہ بکتی ہے کہ وہ نسخہ روز
روز دوشن جمعہ کو لکھا تو یہ پیش از حمل ولادت تو نہایت ہی عجیب ہے جسکی نظیر نہ خارج مین ہے

۷ یہ پردہ ... سے ایک تو کاتب ... یعنی دوسرے ... بہتر ... ہوتی ۱۲
۸ مترجم ... نفس ... عربی ... مین تو ... بیان مطابقت ... نتیجے کے لیے ... شرارت نفس ... سے مکتوب ... بہتر ... ہوتی ۱۲ مترجم

نہ ذہن مین آور آپکی جناب بلند پر پوشیدہ نہین کہ ایسے برے حیلے کا حکم نہین ہوتا مگر اوس حیلے
کرنیوالی کی بیحیائی اور نتیجہ نہین ہوتا مگر اُس سخت بد افعال کی رسوائی اور وہ حیلہ گر بد کار کون
ہے یہی نفس امارہ کی شرارت آپکا قلب تو اوس کذب و مکر کے عار و عیب پر راضی نہین تو ظاہر
ہو کہ وہ شریرہ اگر جواب بھیجتی تو اس کارڈ کیطرح جمعرات سے پہلے آجاتا مگر وہ تو عاجز آئی لہذا
فریب کیا اور جھوٹ بولی اور بیہودہ بکا اور سمجھی کہ اس تدبیر سے اُسکے جہل کی بیحیائیان چھپ گیئن
حالانکہ خدا قسم ظاہر ہو گیئن تو اے مولانا فاضل کامل آپکو جو علم و فضائل ملے مین اونھین ذریعہ بنا کر
آپسے درخواست کرتا ہون کہ جہل اور فحش اور کمینہ باتون سے اُس شریرہ کی باگ روکیے اور
فرمایئے کہ اے فلانی مہینے گزرین زمانے پلٹین اور تو جواب نہ دے۔ اگر بالفرض وہ سوال تجھپر
طلاق بھی ہوتے تو تو ضرور اتنی مدت مین عدت سے نکلکر پیام دینے والون کیلیے حلال ہو گئی ہوتی پھر جب
تجھسے جوابون کا مطالبہ ہو تو تو فحش بیہودہ بکے اور مکر و فریب کرے اور ابھی روز موعود پنجشنبہ گزرنے تک
کچھ زمانہ باقی ہے بس اگر وہ گزر گیا اور تیرا جواب نہ پہنچا تو تیرا فحش و جہل تیرے ہی موبنہ پر مارا جائیگا
اور قسم بخدا اے وہ امارہ جو ایک عالم سے جہل کے ساتھ پیش آئی اور حاملہ ہوئی جس گناہ کی حاملہ
ہوئی زنہار تجھسے پذیرا نہ ہوگا مگر اُن تمام سوالات کا جواب دینا جو تجھسے کیے گئے ہین اور یہ گمان
نہ کرنا کہ علمائے فحول اُس جہل و فضول کیطرف التفات کرین جس سے تو اپنی بوری بھر رہی ہے
ہان اگر تو سرکشی اور زیادتی کرے اور جہل ہی چاہے تو کیا عجب کہ تجھے ایسا کوئی ملجائے جو تیری
جہل سے ب[illegible]ٹے تجھپر جہل کرے پھر تو اپنے ہاتھ چباتی رہجائے اور اب جانا چاہتے ہین ظالم کہ
[illegible] پلٹا کھاتے ہین مردون کی ہجو گوئی سے درگزر اور آ۔ الی آخرہ اور سلام اونپر
جو ہدایت [illegible] ہوئے اور اللہ تعالے کے درود و سلام و برکات مولی مصطفی اور اونکی
آل و اصحاب پر ہمیشہ ہمیشہ۔ رقم فقیر وصی الدین قادری اسلام آبادی غفر لہ الکمو الہادی نہم ذی القعدہ سنہ ۱۳۱۶ھ

خاتمہ

وہ سوالات کہ عرب صاحب سے کیے گئے اور اُنھوں نے جواب دیے اور اُنھون نے بار بار مطلع کر دیا ہی کہ نے انکے جواب کے آپ کی خارجی باتین مسموع نہونگی

س ۱ کچھ احکام شرع ایسے ہین یا نہین کہ ابتدائً اونکا علم بے نص صریح یا اجتہاد مجتہد کے نہیگا س ۲ کیا تمام آدمی جمیع احکام کے علم معانی نصوص کو محیط۔ اجتہاد پہ قادر ہین س ۳ کیا جاہلان عاری از علم بیمار ہین او نپر شریعت کے احکام نہین س ۴ انکے لیے احکام الٰہی جاننے کی کیا سبیل ہے۔ اس سبیل کا اختیار انپر فرض و اجب جائز کیسا ہی س ۵ آپنے اتنی عمر تک اللہ تعالیٰ کو کیونکر پوجا اور بندون سے کسطرح معاملہ کیا اجتہاد سے یا تقلید سے آپ شروط اجتہاد سے بہرہ مند ہین یا خالی س ۶ آپکو علوم شرعیہ کے تمام اصول و فروع مین اجتہاد پہنچتا ہے یا بعض مین بر تقدیر اخیر جسمین آپ مجتہد ہین اوسکی تعیین کیجیے اور جسمین نہین اوسمین اپنی راہ بتائیے بر تقدیر اول فقہی مسائل اجتہادی کی دس گڑھی ہوئی صورتین لائیے جنکا حکم خاص آپنے استنباط کیا ہو جسکی بنا کے ظاہر و باطن و جرح و تعدیل و تفریع و تاصیل مین آپ دوسرے کی سند نہ پکڑین س ۷ تقلید شخصی آپکے نزدیک کفر ہے یا حرام یا مباح یا واجب س ۸ ائمہ کے اقوال مین ہر مکلف نا مجتہد کو تخییر ہے یا حکم تخییر اور اسکی کیا سبیل س ۹ یہ تخییر یا تخیر مطلق ہی یا چار اکابر مین محصور س ۱۰ تلفیق فسق ہی یا جائز س ۱۱ مختلف اعمال ہین یا ایک مین بھی س ۱۲ قبل عمل یا بعد بھی عرب صاحب کو اب ہم طالبان حق اپنی طرف سے از سر نو دو ہفتے کی مہلت دیتے ہین ختم سال تک ان سب مسائل کا مفصل جواب دین جس میں اجمال رہیگا یا آپکے بیان پر ایضاح حق کے لیے دوسرا سوال پیدا ہوگا پھر عرب صاحب کو ایسا ہی کیا جائیگا یہانتک کہ بتوفیقہ تعالیٰ حق واضح ہو و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین و صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ

اجمعین آمین۔ عبید الکریم قادری غفرلہ ۱۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹

تنبیہ: جواب مفصل چاہیے موقع ضرورت و عدم ضرورت و غیرہ تقیید و تخصیصات جو کنون خاطر ہو مصرح ہونا چاہیے مطلق اطلاق و عموم ... بعید دوامر ... تخصیص ... تقیید و تاویل ... موقع ...

تنبیہ: [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

عرب صاحب کی عربی دانی

عرب صاحب کی تحریرات ثلثہ کا مجموعہ صرف انتیس ۲۹ سطرین ہین انھین مین ملاحظہ ہو کہ عربیت وفصاحت کی کیا
بہتی نہرین ہین مثلاً بطور نمونہ معروض (۱) صہ آن ای قسم من اقسام التقلید فرضا قطعیا۔ اَنَّ کی خبر منصوب
(۲) صہ جمادی الثانی۔ جمادی مؤنث کی صفت مذکر (۳) حضرت نے جمادے کا کوئی تیسرا بھی دیکھا ہوگا کہ عرب ثانی
نے ثالث نہین بولتے (۴) مہینے کا علم جمادی الآخرہ ہے اعلام مین تصرف کیسا اگر زبر زیر اور آنکھ پر بھلی ہو
فافہم (۵) صہ بخدمت حضرۃ العالم تبارے کشیدہ (یہ متعلق املا ہے خط کی خطا ہے بحث فصاحت سے جدا ہے
مگر علم کا پتا ہے (۶) صہ جناب مولوی الف بضم ہو تو ہو الام تو ٹیڑھی کھیر تھا (۷) صہ قادری موصوف معرفہ صفت نکرہ
(۸) صہ القول بان لاولیاء اللہ رضی اللہ عنہم تصرف۔ اَنَّ کا اسم مرفوع۔ مگر ہان ادعائے محدثی ہے۔
(۹) صہ ۵ ذو القعدہ (۱۰) صہ ۱۱ ذو القعدہ مضاف الیہ مرفوع۔ مگر یہ کہیے کہ قلم ہی مرفوع۔ انکے سوا اور
بھی بعض مواقع محل کلام اور خود عشرۂ کاملہ بھی کیا کم ہین جو آدمی ۲۹ سطرین لکھے اور ۱۰ غلطیان کرے وہ ضرور
فصیح ادیب ہو خصوصاً جہان عربی الاصل ہونیکا ادعا۔ بات یہ ہے کہ عرب صاحب کو عرب شریف مین رہنے کا اتفاق
بہت کم ہوا عمر کا زیادہ حصہ ہندوستان مین گزرا۔ بہتر ہو کہ آئندہ عربی کو کم تکلیف دین۔ اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو ہی
خرچ کرین۔ تاویلات کا دروازہ کشادہ ہے لا نعدم خرقاء حیلۃ مگر سعت کلام مین مجروح و مطروح و
شاذ نا ممدوح کا دامن پکڑنا تسلیم اعتراض ہے گو پردے کے اندر۔ (لطیفہ) عرب صاحب کا رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم پر افترا آپنے اپنی ادب دانی کھولنے کو چند اوراق کی ابجی لکھی ہے
جسمین اطفال مکتب کچھ لے دیکر کچھ ادھر ادھر سے سیکھ سکھا کر دادا دبے ی ہے اسمین ان مکسورہ سے شاذ
اور نصب جز حدیث ان قعر جھنم سبعین خریفا تحریر کی اور نے دھڑک رسول اللہ
[illegible] تعالی علیہ وسلم کی طرف نسبت کردی کہ قولہ صلے اللہ تعالی علیہ وعلے آلہ وصحبہ وسلم تسلیما
کثیرا ان قعر جھنم سبعین خریفا مجتہد صاحب نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر پہلا افترا تو دول کتاب رسانی
محال اور اجتہاد کا ادعا جناب مین یہ قول ابوہریرۃ فارسی رضی اللہ تعالی عنہ اور اسکی نسبت باقی کلام کی ان سطور
مین وسعت نہین آپکے ہوس ہوئی تو پھر معروض ہوگا انشاء اللہ تعالے و باللہ التوفیق

لاحول ولا قوة الا باللہ

یہ مجتہد صاحب تو نیچری کانفرنس کے رکن رکین نکلے

جب سے پہلے خط کا جواب گیا رامپور سے عرب صاحب کی بدمذہبی کی نسبت متعدد خبرین آیا کین جنکے سبب اگرچہ حکم بالجزم مین احتیاط رہی مگر کیف وقد قیل طرز کتابت مین تبدیل ہوئی نامہ دوم سے القاب وسلام تحریر نہ فرمائے گئے کہ مبتدع کو سلام اور اوسکا اعزاز و اعظام شرعاً حرام۔ فقیر کا یہ رسالہ ۱۵ ذی الحجہ کو تمام وکمال چھپ چکا کہ خبر و ثوق تام کے ساتھ آئی کہ عرب صاحب نے نیچریون کی ممبری پائی اب ذکی رو داد تلاش کی گئی یہان نجلی نیچریون سے دلوا سکا کی اونھون نے بمشکل بعض صاحبون کے یہان سے ضمیمہ کانفرنس رامپور سنہ ۱۹۰۰ء ملا دیکھا تو صفحہ ۲۰ پر ط کی ردیف مین سب سے اونچے عرب جی جلوہ گر ہین حرص کے نمبر ۲۹۸ دیکر لکھا ہے مولوی محمد طیب صاحب عرف مدرس اعلے مدرسہ عالیہ رامپور پانچ روپے لاحول ولا قوة الا باللہ اب غیر مقلدی کی شکایت کیا ہے وہان چوکھا رنگ نیچریت کا چڑھا ہے! افسوس عرب کا نام بھی بدنام کیا۔ ممبری کی اونچ اونچ بھی تو اسلامی نام کے بہت جلسے تھے مگر یہ فخر کہان سے ملتا کہ جہان مولوی طیب صاحب پانچ روپے پر ہین وہین طاق النعل بالنعل لالہ بھگوتی پرشاد نمبر ۲۹۱ بابو پربھو دیال نمبر ۳۴ لالہ بنارسی داس بھی برابر و ہمسر ہین بلکہ لالہ برج کشور نمبر ۲۴ منشی بلاقیداس نمبر ۲۷ منشی پیارے لال نمبر ۲۸ وغیرہ وغیرہ آپ سے کمتر ہین کہ عرب صاحب پانچ کے ممبر وہ دو دو روپے کے ممبر ہین اگر بابو پرمانند نمبر ۱۳۰ بابو بھولا ناتھ نمبر ۱۲۶ لالہ برج بھوکن لال نمبر ۱۲۸ طیب صاحب کو اوپر ہین کہ یہ پانچ ہی کے ہوتے وہ دس اور پچیس پچیس روپے کے اعلی ممبر ہین لہٰذا جب آپ صاحب نے فرمایا انھین ختم سالانہ تک مہلت بھی کہ تلاش روداد بھی مین ختم ہوئی ۱۵ محرم ۱۳۲۰ تک مہلت ہی نہیں ٹھہری تو اس بحث کی کیا حاجت رہی حسبنا اللہ ونعم الوکیل وصلے اللہ تعالی علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین آمین

سلخ ذی الحجہ ۱۳۱۹ھ روز چہار شنبہ کو چھپا